سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(سوموار 24، منگل 25، بدھ 26، جمعرات 27، جمعتہ المبارک 28-اپریل 2017)

(یوم الاثنین 26، یوم الثلاثہ 27، یوم الاربعاء 28، یوم الخمیس 29، یوم الجمع، 30-رجب المرجب 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 24-اپریل 2017

جلد 28: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
7۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	15
8۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	40
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	49
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10۔	لاہور: بیدیاں روڈ مانانوالہ چوک مردم شماری کی وین پر خود کش حملہ سے متعلقہ تفصیلات ------------	65
	تحاریک التوائے کار	
11۔	چنیوٹ: فیصل آباد روڈ دورویہ نہ کرنے کی وجہ سے حادثات ------------	68
12۔	لاہور میں سکیورٹی کے نام پر غیر ضروری یوٹرن کے باعث ٹریفک جام------------	70
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننس (جو پیش ہوا)	
13۔	آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 ------------	71
14۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	72
	قرارداد	
15۔	وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو ملک کو امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	73
	زیرو آور نوٹس	
16۔	سرگودھا کے متعدد ٹاؤن اور چکوک کے رہائشی سیوریج کے پانی سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ------------	75

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل، 25-اپریل 2017		
	جلد 28: شمارہ 2		
17-	ایجنڈا	-----------	79
18-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	83
19-	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	84
	تعزیت		
20-	معزز ممبر محترمہ ثریا نسیم کی والدہ ماجدہ اور معزز ممبر جناب خالد وارن کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	85
	سوالات (محکمہ مال و کالونیز)		
21-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	85
22-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	114
23-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	118
24-	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	-----------	130
	تحاریک استحقاق		
25-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	133
	تحاریک التوائے کار		
26-	گوجرانوالہ میں سینکڑوں پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ نہ ہونے کا انکشاف	-----------	134
27-	کورم کی نشاندہی	-----------	135
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
28-	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک	-----------	136
29-	کورم کی نشاندہی	-----------	138
30-	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک (---جاری)	-----------	138

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
31-	مسودہ قانون (ترمیم) (ترقی وضوابط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017	------------	139
32-	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک	------------	139
33-	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک	------------	141
34-	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017	------------	141
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
35-	صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے انسنریٹرز (incinerators) فراہم کرنے کا مطالبہ	------------	142
36-	فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جاں بحق ہونے والے پولیس ملازمین کو شہید کا رتبہ دینے کا مطالبہ	------------	143
37-	صوبہ میں چلنے والی ٹریفک "رکشا" کے پیچھے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ	------------	144
38-	غیر معیاری سلنڈر والی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کرنے کا مطالبہ	------------	145
39-	صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات اور غیر قانونی کلینک بند کرنے کا مطالبہ	------------	148
	زیرو آور نوٹس		
40-	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	148
	بدھ، 26-اپریل 2017		
	جلد 28: شمارہ 3		
41-	ایجنڈا	------------	151
42-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	153
43-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	154

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
44۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	155
45۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	205
46۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	219
	خوش آمدید		
47۔	چائنیز وفد کو گیلری میں خوش آمدید کہا جانا	------------	227
	تحاریک استحقاق		
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	230
	تحاریک التوائے کار		
49۔	تونسہ شریف میں زرعی گریجویٹس کو الاٹ ہونے والی 9400 کنال اراضی کو واگزار کرانے میں انتظامیہ رکاوٹ	------------	231
50۔	کورم کی نشاندہی	------------	232
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)		
51۔	راولپنڈی میں صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک کا لیڈیز جم، لیاقت پارک اور سپورٹس کمپلیکس کی ملحقہ اراضی پر قبضہ	------------	232
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
52۔	آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017	------------	233
53۔	آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017	------------	234
	زیرو آور نوٹس		
54۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	234

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات، 27-اپریل 2017	
	جلد 28: شمارہ 4	
55۔	ایجنڈا ------------	237
56۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	239
57۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	240
	حلف	
58۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	241
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و ہیلتھ انجینئرنگ)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	243
60۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	283
61۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	290
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
62۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	304
63۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	305
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
64۔	نشان زدہ سوال نمبر 7166 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	306
65۔	زیر و آر نوٹس نمبر 175/17 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	306

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
66۔	گندم خرید سنٹر کنگن پور قصبوں میں باردانہ کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ -----------	307
	تحاریک التوائے کار	
67۔	بے نظیر جنرل ہسپتال راولپنڈی میں لیتھروٹراپسی مشین خراب -----------	308
68۔	سمبڑیال میں سویڈش انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے خریدی گئی اراضی ان کے اصل مالکان کو واپس کرنے کا مطالبہ -----------	309
69۔	شاہکوٹ اور گردونواح میں قائم بیوٹی پارلرز میں غیر معیاری کیمیکلز کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں میں مبتلا -----------	309
70۔	سبزیوں اور پھلوں کی کیمیکلز سے دھلائی اور رنگائی سے جان لیوا بیماریوں میں اضافہ -----------	311
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)	
71۔	سٹیٹس آف خواتین کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 15-2014 -----------	312
	جمعۃ المبارک، 28-اپریل 2017	
	جلد 28: شمارہ 5	
72۔	ایجنڈا -----------	315
73۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	317
74۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	318
75۔	کورم کی نشاندہی -----------	319
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
76۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	320

صفحہ نمبر		مندرجات	نمبر شمار
345	------------	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	77۔
354	------------	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	78۔
		تحاریک التوائے کار	
		کارخانوں میں سولہ سال سے کم عمر کے بچوں سے	79۔
361	------------	مزدوری کروانے کا انکشاف	
362	------------	باب پاکستان کے منصوبہ کو مکمل کرنے کا مطالبہ	80۔
363	------------	لاہور کے 37 میں سے 31 بنیادی مرکز صحت طبی سہولیات سے محروم	81۔
364	------------	کورم کی نشاندہی	82۔
365	------------	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	83۔
		انڈکس	84۔

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(91)/2017/1581. Dated: 21st April, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 24th April 2017 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
21st April, 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24-اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی۔31
2۔	چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
3۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355
4۔	ملک احمد سعید خان، ایم پی اے	پی پی۔178

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزداہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی و معدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ
6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبرSO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013، 29۔مئی 2015، 28۔نومبر2016 وزراء کوان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (24تا28۔اپریل2017) تفویض کیا گیا۔

6

7۔	راناثناءاللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8۔	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔	خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ
12۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات وثقافت *
14۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17۔	شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20۔	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
21۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28- مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29- ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30- چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31- محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول*
32- ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33- جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چوہدری سرفراز افضل	: امورنوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2-	راجہ محمد اویس خان	: زکوۃ وعشر
3-	جناب نذر حسین	: قانون و پارلیمانی امور
4-	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5-	جناب کرم الٰہی بندیال	: توانائی
6-	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود وبیت المال
7-	چوہدری فقیر حسین ڈوگر	: جیل خانہ جات
8-	میاں طاہر	: سیاحت
9-	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
10-	جناب امجد علی جاوید	: بہبود آبادی
11-	محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
12-	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس وسرمایہ کاری
13-	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
14-	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
15-	چوہدری محمد اسد اللہ	: خوراک
16-	نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17-	رانا محمد افضل	: داخلہ
18-	خواجہ محمد وسیم	: امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12- دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/1157 مورخہ 23,17- فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیئے گئے۔

10

19- لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	: اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20- جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
21- جناب محمد حسان ریاض	: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22- چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
23- جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24- جناب محمد نعیم صفدر انصاری	: مواصلات و تعمیرات
25- میاں محمد منیر	: آبکاری و محصولات
26- ملک محمد علی کھوکھر	: پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27- رانا اعجاز احمد نون	: زراعت
28- جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
29- جناب عامر حیات ہراج	: کانکنی و معدنیات
30- رانا بابر حسین	: خزانہ
31- میاں نوید علی	: محنت وانسانی وسائل
32- جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
33- سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
34- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی و ترقیات
35- سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
36- چودھری خالد محمود ججہ	: آبپاشی
37- میاں فدا حسین	: جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
38- چودھری زاہد اکرم	: کالونیز
39- محترمہ شاہین اشفاق	: ترقی خواتین

11

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ : ہائرایجوکیشن

41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولزایجوکیشن

42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات وثقافت

43۔ جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق واقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امورا ینڈریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

سپیشل سیکرٹری : حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 24-اپریل 2017

(یوم الاثنین، 26-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا

مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ

رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ

مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ

وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا

فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کرo

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج کی رتیاں دُھوم یہ تھی اِک راج دُلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امین یہ کہتے چلے اے عرشیو تم رے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار ہمارا آوت ہے
یٰسین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے پی پی۔31
2. چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے پی پی۔156
3. محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے ڈبلیو۔355
4. ملک احمد سعید خان، ایم پی اے پی پی۔178

شکریہ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوال پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے یہ سوال نمبر 4460 اور 4461 ہیں جو تقریباً تین سال پرانے ہیں۔ میرے خیال میں اب ان کو لینے کا کوئی مقصد نہیں ہے میں ان دونوں کو نہیں لیتا۔

جناب سپیکر: جیسے آپ کی مرضی ان کا جواب تو آ گیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5769 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، عباسی صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8058 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی سی او آفس لاہور میں جعلی اسلحہ لائسنس بنانے والے اہلکاروں سے متعلقہ تفصیلات

*8058: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی سی او آفس لاہور میں جعلی اسلحہ لائسنس بنانے میں سرکاری اہلکار ملوث ہیں، اگر ہاں تو اہلکاروں کے نام، عہدے اور گرفتاری کے مقام سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان اہلکاروں نے کب سے جعلی اسلحہ لائسنس بنانے کا سلسلہ شروع کیا تھا اور اب تک کتنے جعلی لائسنس بنائے گئے؟

(ج) گرفتار اہلکار کب سے ڈی سی او آفس لاہور میں تعینات تھے نیز اس جرم میں کسی آفیسر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) کاونٹر ٹیرارزم ڈیپارٹمنٹ (CTD) نے ان سرکاری اہلکاروں کو دفتر سے باہر گرفتار کیا، مذکورہ اہلکاروں کے نام اور عہدے درج ذیل ہیں۔

1۔ وقار علی جونیئر کلرک
2۔ بابر سہیل جونیئر کلرک
3۔ شوکت علی جونیئر کلرک

معاملہ زیر غور / سماعت ہے۔

(ب)

نام	لائسنسز کے کتابچوں کی تعداد جو برآمد ہوئے	جعلی	ریمارکس
1۔ وقار علی	73	20	ایک کتابچہ خالی
2۔ بابر سہیل	73	08	دو لائسنسز کے ریکارڈ کا پتا نہ چلایا جا سکا
3۔ شوکت علی	73	11	---

معاملہ زیر تفتیش ہے اور چالان prosecuting agency کی طرف سے معزز عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(ج) گرفتار اہلکاروں کی متعلقہ برانچ میں تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام			تعیناتی کی تاریخ
1۔	وقار علی	جونیئر کلرک	15.11.2014
2۔	بابر سہیل	جونیئر کلرک	25.04.2015
3۔	شوکت علی	جونیئر کلرک	24.12.2010

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ گرفتار اہلکار کب سے ڈی سی او آفس میں تعینات تھے نیز اس جرم میں کیا کسی آفیسر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟ یہاں پتا نہیں کب سے اسلحے کے جعلی لائسنس بن رہے تھے عام شہریوں کے لئے تو لائسنس پر پابندی ہے لیکن یہ جو کام ہو رہا تھا اس میں انہوں نے تین جونیئر کلرک وقار علی، بابر سہیل اور شوکت علی گرفتار کئے ہیں۔ ڈی سی او آفس میں جعلی لائسنس بن رہے تھے اور اس میں 73,73 کا پیاں برآمد ہوئی ہیں۔ بیس جعلی لائسنس وقار علی، آٹھ بابر سہیل اور گیارہ شوکت علی نے بنائے۔ تین جونیئر کلرک وسیع پیمانے پر انتہائی خطرناک کام کر رہے تھے اور اس میں کوئی آفیسر ملوث نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان تین کلرکوں کے علاوہ ڈی سی او آفس کا کوئی سینئر کلرک، سپرنٹنڈنٹ یا اوپر کا کوئی آفیسر involve نہیں تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو وہ بات پوچھ رہے ہیں اس سوال کا جواب دیں کہ ان تین کے علاوہ کوئی اور اس میں ملوث نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! محکمہ انٹی کرپشن میں ایف آئی آر کا اندراج کروایا گیا ہے اس میں یہ جیل گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ADC(G) اس کی انکوائری کر رہے ہیں جو تاحال چل رہی ہے۔ اس میں سارے پہلو دیکھے جا رہے ہیں انشاء اللہ جب وہ مکمل ہو جائے گی اور اس میں کوئی اور بھی ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ اس میں دونوں محکمے انکوائری کر رہے ہیں ایک انٹی کرپشن جہاں ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے اور دوسرا ADC(G)۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تقریباً ڈیڑھ سال پرانا کیس ہے تو اس میں کون سا ایسا مسئلہ فیثا غورث یا سائنسی فارمولا ہے جو نہیں بن پا رہا ہے۔ اس میں تین بندے پکڑے ہیں کیا ان

سے اگلوانا اتنا مشکل ہے کہ اس میں کون کون ملوث تھا، کہاں تک پیسا جاتا رہا، یہ گینگ کس طرح بنا۔ اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے کہ آج ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود یہ نہیں پتا چلایا جا سکا کہ ڈی سی او آفس سے کل کتنے لوگ شامل تھے، یہ کون سی حکومت ہے، کون سی گڈ گورننس ہے، کون سا لاء اینڈ آرڈر ہے کہ یہ اپنے محکمے کے لوگوں سے یہ نہیں پوچھ سکے کہ اس میں کون کون لوگ ملوث ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگر ہم نے اس معاملے کو ویسے ہی پس پشت ڈال دینا ہوتا تو محکمہ انٹی کرپشن نے تو پرچہ دے دیا تھا لیکن ہم نے پھر بھی ایک detail inquiry hold کی ہوئی ہے جو ہر پہلو سے اس معاملے کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس میں اور کون کون سے لوگ ملوث ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بتایا جائے کہ کون انکوائری کر رہا ہے، اس بورڈ کے اراکین کون کون ہیں، ابھی تک انکوائری میں کیا چیز ملی ہے اور ڈیڑھ سال میں انکوائری کس سٹیج پر پہنچی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میں ان کو لے کر دے دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں detail مانگی ہوئی ہے لہذا یہ مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی latest position کیا ہے اور جو معاملہ زیر سماعت ہے وہ کون سی stage پر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں latest position یہ ہے کہ انکوائری کمیٹی جس کو ADC(G) صاحب hold کر رہے ہیں انہوں نے ابھی اپنی رپورٹ فائنل نہیں کی جب رپورٹ مکمل ہو جائے گی تو پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: ابھی رپورٹ فائنل نہیں ہوئی؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کیا انڈیا، کشمیر میں مذاکرات کر رہے ہیں، یہ کتنا وقت اور لیں گے، کب تک رپورٹ آ جائے گی کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے؟ ان کے ڈی سی او آفس سے اسلحے کے

لائسنس چوری ہوئے ہیں اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے کہ ابھی تک یہ انکوائری مکمل نہیں ہوئی، یہ باقی انکوائریوں کا کیا کر رہے ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انشاء اللہ بہت جلد انکوائری مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ کمیٹی کو refer کریں ہم اس کا پتا لگائیں گے کہ اس میں کتنے لوگ ملوث ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس کی انکوائری ہو رہی ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوال کمیٹی میں بھیج دیں یہ بڑا اہم سوال ہے کیونکہ اس میں بڑے پیمانے پر لوگ ملوث ہیں۔ یہ معاملہ بڑے عرصے سے چل رہا ہے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ چاہتے ہیں کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ میرے خیال میں آپ کو کافی ٹائم لگے گا اس لئے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک دی جائے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فرانزک سائنس لیبارٹری لاہور سے متعلقہ تفصیل

*5738: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برڈوڈ روڈ لاہور پر موجود فرانزک سائنس لیبارٹری بند کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی فرانزک لیبارٹری چوہنگ میں جدید ترین سہولیات ہونے کے باوجود چوری شدہ گاڑیوں کے لئے ٹیسٹ کی لائنیں لگ جانے کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت، عوام کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے برڈوڈ روڈ لاہور کی فرانزک سائنس لیبارٹری کو دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) غلط ہے، مزید برآں پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں عوام کو درپیش مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے گاڑیوں کے انجن اور چیسز نمبر کی تصدیق کرنے کا کام روزانہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے فروری2012 سے لے کر اب تک 3061 کیس پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کو موصول ہوئے ہیں اور اُن سب کی رپورٹس متعلقہ اداروں کو بھیج دی گئیں ہیں تاحال کسی بھی گاڑی کا ٹیسٹ التواء کا شکار نہیں ہے، پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی سے روزانہ کی بنیاد پر 8 سے 10 گاڑیوں کی رپورٹس متعلقہ اداروں کو بھیج دی جاتی ہیں۔

(ج) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی The Punjab Forensic Science Agency Act 2007 کے نتیجے میں معرض وجود میں آئی۔ پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کی تعمیر مراحل سے گزرتی رہی ہے لیکن عملی طور پر جنوری2012 سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی نے کچھ شعبوں کے مکمل ہونے کے بعد متعلقہ شعبوں کی رپورٹس جاری کرنا شروع کر دیں، مزید برآں پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کا ترقیاتی منصوبہ فروری2013 تک مختلف تکنیکی مراحل سے گزر کر مکمل ہوا۔ پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی تکمیل کے بعد یہاں پر پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے 14 ڈسپلنز میں رپورٹ جاری ہوتی ہے، پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی سٹیٹ آف آرٹ ایجنسی ہے جو کہ حکومت پنجاب نے اربوں روپے کی لاگت سے قائم کی گئی ہے جس میں ایک چھت کے نیچے جدید ترین مشینری موجود ہے اور یہاں پر اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور سائنسی تجربے کے حامل 163 فرانزک سائنسدان اور لیبارٹری ٹیکنیشن کام کر رہے ہیں۔ برڈوڈ روڈ لاہور کی پنجاب فرانزک سائنس لیبارٹری میں صرف چند فرانزک ڈسپلن میں رپورٹس جاری کی جاتی تھیں جس کی مشینری وقت گزرنے کے ساتھ غیر فعال اور پرانی ہو چکی تھیں لہٰذا پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے قیام کے بعد برڈوڈ روڈ کی پنجاب فرانزک سائنس لیبارٹری کے دوبارہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ جواب 2015 کا ہے اور اس کو آئے ہوئے دیکھ لیں کہ کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔ اس کے جز (ج) کے آخر میں کہا گیا ہے کہ پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے قیام کے بعد بر ڈوڈ روڈ کی پنجاب فرانزک سائنس لیبارٹری کے دوبارہ کھولنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر جو اربوں روپے کی لاگت میں بلڈنگ بنی ہوئی ہے اور اس پر مزید construction کا کام جاری ہے وہ کیوں کیا جا رہا ہے اور اس پر اخراجات کیوں کئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ ہماری جو جدید نئی فرانزک سائنس لیبارٹری بنی ہے وہ state of the art ہے اس کا دنیا میں دوسرا اور ایشیاء میں پہلا نمبر ہے۔ وہ جدید ترین لیبارٹری ہے اور یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ اس لیبارٹری میں انگلینڈ، آسٹریلیا اور یورپ سے بھی ٹیسٹ ہونے کے لئے آتے ہیں۔ اب جہاں تک میری بہن فرما رہی، جو پرانی لیبارٹری ہے اس لیبارٹری کے ہوتے ہوئے اس کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک تو یہ پرانی ہو چکی ہے اور دوسرا اس میں وہ سہولیات ہی نہیں ہیں جو آج کے جدید دور کے مطابق دی جا سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں، ڈیسک بجے ہیں تو مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ میرا ابھی اس پر سوال ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے، اب اس میں آپ کیا کرنا چاہتی ہیں؟ انہوں نے ساری بات آپ کو بتا دی ہے کہ دنیا کی نمبر 1 لیبارٹری ہے جس میں اب وہ سارا کام ہو رہا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے کوئی سمجھ ہی نہیں آ رہی ہے۔ اتنا شور ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو سمجھ نہیں آئی، ان کو دوبارہ بتا دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں۔ ان کی آخری بات تالیوں کی گونج میں سمجھ آ گئی ہے کہ اس کی ضرورت نہیں رہی۔ میرا سوال صرف یہ تھا کہ جب ضرورت نہیں ہے تو اربوں روپے کی لاگت سے اس پر کام کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کون سی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! بر ڈوڈ روڈ لاہور پر جو ٹیسٹنگ لیبارٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ انہوں نے جو علیحدہ لیبارٹری بنائی ہے وہ دنیا کی بہترین لیبارٹری ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال برڈوڈ روڈ لاہور لیبارٹری پر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہی ہیں؟ (قطع کلامیاں)

No cross talk. Please don't do like this. جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 6314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شیشہ سموکنگ کے ہوٹلوں اور اس کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*6314: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 میں لاہور میں شیشہ سموکنگ کی روک تھام کے سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے اور کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں شیشہ سموکنگ کی سہولت فراہم کرنے والے ہوٹلوں اور کیفوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت مختلف اوقات میں تشہیری مہم کے ذریعے شیشہ سموکنگ کی روک تھام، نوجوان نسل پر اس کے برے اثرات اور اس سے بچنے کے لئے اقدامات سے عوام کو آگاہ کرتی رہتی ہے نیز TV اور ریڈیو پر بذریعہ اشتہارات اس برائی / لعنت کے متعلق نوجوان نسل کو آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس بری لعنت سے محفوظ رہ سکیں۔

تاہم ضلع لاہور میں سال 2013 میں 112 اور سال 2014 میں شیشہ سموکنگ کرنے والوں کے خلاف 24 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت نے مقامی پولیس کی مدد سے ہوٹل مالکان اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کافی شیشہ گھروں کو سیل کیا ہے اور ان کا سامان حسب ضابطہ قبضہ میں لیا ہے تاہم سال 2013 میں 38 اور سال 2014 میں ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (ب) میں تھا کہ مذکورہ عرصہ میں شیشہ سموکنگ کی سہولت فراہم کرنے والے ہوٹلوں اور کیفوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کتنے مقدمات درج کئے گئے ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلعی حکومت نے مقامی پولیس کی مدد سے ہوٹل مالکان اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کافی شیشہ گھروں کو سیل کیا ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کافی کا کیا مطلب ہے، کتنے شیشہ گھروں کو سیل کیا ہے، یہ سوال 2015 کا ہے اور کیا اب تک وہ سیل ہی ہیں یا ڈی سیل ہو گئے ہیں اور ان کو کیا سزا ملی ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے 38 بتائے ہیں، ایک اور مقدمہ بھی بتا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں یہ تقریباً 39 کے قریب بنتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر کہیں تو میں ان ہوٹلوں اور شیشہ کیفوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں جو لاہور میں سیل کئے گئے اور اب وہاں کوئی شیشہ گھر نہیں چل رہا۔ حکومت پنجاب نے اس پر سختی سے عملدرآمد کروایا ہوا ہے۔ یہاں پہلے کافی شیشہ گھر تھے، شیشہ چل رہا تھا لیکن ہماری موجودہ حکومت نے الحمدللہ اس وباء پر قابو پایا ہے اور تمام شیشہ گھر بند کر دیئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! اس میں جو مقدمات درج ہوئے تھے ان کا اب تک کیا ہوا ہے؟ آیا سزا ہوئی ہے، جرمانہ ہوا ہے یا کیا ہوا ہے؟ یہ جو مقدمات درج ہوئے ہیں ان کے چالان کر دیئے گئے، وہ کیس تو عدالتوں میں چلے گئے۔

جناب سپیکر: یہ اب latest position پوچھ رہے ہیں۔ آپ بتا دیں، اگر وہ عدالتوں میں چلے گئے ہیں، اگر کوئی بری ہو گیا ہے یا کسی کو سزا ہو گئی ہے وہ بتا دیں اگر آپ کے پاس تفصیل ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وہ تو عدالت نے جزا و سزا دینی ہے۔ اگر یہ latest position پوچھتے ہیں تو وہ میں منگوا کر دے سکتا ہوں، وہ ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ نے کافی اچھا اقدام کیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6967 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے، اب کیا کریں؟

معزز ممبر: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7846 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7910 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر سوال نمبر 7947 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈولفن فورس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7947: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں، ڈولفن کا قیام کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت ہوا ہے؟

(ب) اس فورس کے قیام پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس فورس میں کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں کتنی ماہانہ pay پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(د) اس فورس کے لئے کتنی موٹر بائیک، کتنی رقم میں خرید کی گئی ہیں، فی موٹر بائیک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں کب اشتہار دیا گیا تھا اور کس کس کمپنی اور ادارے نے ان کی فراہمی کے لئے ٹینڈر جمع کروایا اور کس کمپنی کو یہ ٹینڈر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) مہتمم پولیس موبائلز، لاہور سے تحریری رپورٹ بحوالہ ریفرنس نمبری 150/hc- mobile مورخہ 25.01.2017 حاصل کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو تحریر ہے کہ متعلقہ نہ ہے۔ ڈولفن فورس کے قیام، قاعدہ اور قانون کی بابت CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے۔

(ب) ڈولفن فورس کے قیام پر 2014-15 میں 388.533، 2015-16 میں 803.825 جبکہ 2016-17 میں 1048.35 ملین روپے خرچ ہوئے

(ج) ڈولفن سکواڈ کی ریکروٹمنٹ، ماہانہ تنخواہ اور سکیل کی بابت انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ دفتر ڈی آئی جی آپریشنز لاہور اور اکاؤنٹنٹ ڈولفن سکواڈ سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو ذیل ہے:

عہدہ	نفری	پے سکیل	ماہانہ تنخواہ
کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل (جن کو نمبر الاٹ ہو چکے)	1403	07	24790 روپے
درجہ چہارم (میسن، الیکٹریشن)	10	05	22124 روپے
درجہ چہارم (نائب قاصد، دھوبی، خاکروب، لانگری، باربر، ماشکی، کارپینٹر)	163	01	19996 روپے

(د) 300 موٹر بائیکس خریدی گئیں 1,299,999 روپے فی موٹر سائیکل کی قیمت ہے، 389,999,700/- روپے ٹوٹل موٹر سائیکل کی قیمت ہے، مورخہ 21-فروری 2016 کو "نوائے وقت"، "DAWN" Daily میں ٹینڈر دیا گیا جس بابت اٹلس ہنڈا موٹر بائیک اور پاک سوزوکی کی موٹر بائیک نے ٹنیڈر جمع کروایا اور ٹیکنیکل کمیٹی سے پاک سوزوکی مسترد اور ہنڈا اٹلس پاس پائی گئی تھی لہٰذا یہ ٹینڈر ہنڈا اٹلس کمپنی کو دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ لاہور میں ڈولفن فورس کا قیام کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت ہوا ہے؟ انہوں نے مجھے جواب میں لکھ کر بھیجا ہے کہ اس کا جواب ہم سے متعلقہ نہ ہے، ڈولفن فورس کا قیام سی پی او پنجاب سے پوچھا جائے۔ سی پی او پنجاب کیا محکمہ ہوم کے نیچے نہیں آتے؟ اگر وہ آتے ہیں تو پھر محکمہ ہوم اس کا جواب مجھے کیوں نہیں دے رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے بھائی درست فرما رہے ہیں۔ یہ printing میں mistake ہوئی ہے۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ڈولفن فورس کو وزیراعلیٰ پنجاب نے کیبنٹ میٹنگ میں approve کیا تھا، actually جو ڈولفن فورس ہے اس کا idea ہم نے ترکی سے لیا تھا جہاں 1994 سے بہت کامیابی سے یہ سسٹم چل رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر اس کا یہاں قیام عمل میں لایا گیا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس چیز کا جواب تو کہیں سے نہیں آیا کہ کس قاعدے اور قانون کے تحت اس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کو ایک انکوائری کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ اربوں روپیہ اس ڈولفن فورس پر لگا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں کہ وہ اس کا جواب لے کر آئیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے اندر انہوں نے مجھے تھوڑی سی detail provide کی ہے جس میں standing powers کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8025 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمالیہ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عوامی احتجاج سے ہونے والے نقصان سے متعلقہ تفصیلات

*8025: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 19۔جون 2012 کو کمالیہ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلاؤ گھیراؤ سے قیمتی سرکاری و پرائیویٹ گاڑیاں و املاک جلا دی گئی تھیں جس سے سرکاری اور عام پبلک کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سانحہ کے ذمہ داران کے تعین کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر عدالتی تحقیقات کروائی گئی تھیں؟

(ج) یہ تحقیقات کس جج سے کروائی گئی تھیں کیا اس نے انکوائری کر کے رپورٹ حکومت کو پیش کی ہے تو اس کی finding کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس انکوائری کروانے پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوئی؟

(ہ) اگر اس جوڈیشل انکوائری پر ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی تو اس کی بھی تفصیلات فراہم کریں؟ اگر جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ کی روشنی میں کسی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) محمد حسن ولد غلام محمد قوم فتیانہ ساکن مل فتیانہ تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو مسٹر احسن ریاض فتیانہ کا کزن ہے نے مقدمہ نمبر 206 مورخہ 22.06.2012 بجرم 148/149/ 324/440/436 ت پ تھانہ سٹی کمالیہ منصور ولد نور محمد قوم زرگر وغیرہ 21 کس نامزد اور 1200/1000 کس نامعلوم اشخاص کے خلاف درج رجسٹر کروایا تھا۔ ریاض فتیانہ کے ڈیرہ پر موجود محمد آصف ولد تجمل قوم سید نے ملزم منصور وغیرہ کو روکنے کی کوشش کی تو منصور، سہیل اور آصف نے اپنے اپنے اسلحہ کے بٹوں سے محمد آصف ولد تجمل کو شدید مضروب کر دیا جبکہ جملہ ملزمان نے ریاض فتیانہ کے ڈیرہ میں داخل ہو کر 7 کارہائے 17 موٹر سائیکلوں و دیگر ضروری سامان کو آگ لگا کر نذر آتش کر دیا۔ مزید اس دوران پولیس کی سرکاری گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا تھا۔

(ب) اس سانحہ کے ذمہ داران کے تعین کے لئے جوڈیشل انکوائری کروائی گئی۔

(ج) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔ جنہوں نے فریقین کے بیانات قلمبند کئے تھے۔ جسٹس صاحب نے اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی لیکن اس بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔

(د) کمیشن انکوائری آفیسر / مسٹر جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی لاہور ہائی کورٹ لاہور نے اس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی اخراجات مانگے اور نہ ہی ریکارڈ میں موجود ہیں۔

(ہ) جناب جسٹس لاہور ہائی کورٹ لاہور نے اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی لیکن جوڈیشل انکوائری کی کاپی باضابطہ طور پر وصول نہ ہوئی ہے اس لئے کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر اس سوال کے جواب جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ اکیس کس نامزد کئے گئے تھے، مجھے ان اکیس آدمیوں کے نام بتا دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، اکیس صاحبان جو ہیں، جن کے نام بطور ملزمان لکھے گئے ہیں وہ ان کے ناموں کا پوچھ رہے ہیں، اگر آپ کے پاس لسٹ ہے تو بتادیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ اتنی دیر لگا رہے ہیں، میرا سوال اتنا مشکل تو نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اکیس لوگ نامزد ہیں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! مجھے پانچ منٹ دے دیئے جائیں، اتنی دیر میں دوسرا سوال پوچھ لیا جائے۔ میرے پاس ایک کاغذ ادھر ادھر ہوا ہے، وہ ابھی مل جاتا ہے۔ ساری detail میرے پاس ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو پڑھیں گے تو اس کے اندر بتایا جاتا ہے کہ ڈیرے کے اوپر 17 گاڑیاں، 17 موٹر سائیکل اور دیگر سامان کو آگ لگا کر نذر آتش کر دیا گیا۔ اس کے بعد مزید اس دوران پولیس کی سرکاری گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ یعنی سرکار کی بھی گاڑیاں تباہ کی گئیں تو کیا ان کو پتا ہی نہیں کہ کس نے آگ لگائی، کس نے پولیس کی گاڑیاں تباہ کیں۔ کسی ایک سیاستدان کے گھر کے اوپر ایک حملہ ہوا ہے۔ اس کے بعد اس سوال کے جواب جز (ج) کے اندر دیکھیں تو وہ اس میں کہتے ہیں کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کرنے کے لئے مقرر ہوئے جنہوں نے فریقین کے بیانات قلمبند کئے تھے۔ جسٹس صاحب نے اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی لیکن اس بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ریکارڈ موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی جوڈیشل انکوائری کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ ان کا جو پہلا سوال ہے کہ اس مقدمہ میں کتنے ملزمان بے گناہ ہوئے، کتنے گنہگار ہوئے۔ میں نام پڑھ دیتا ہوں۔ منصور ولد نور محمد، بے گناہ تھا۔ ماناں ولد اسلم، بے گناہ تھا۔ محمود ولد عبدالرزاق گرفتار ہوا۔ خالد، بے گناہ تھا۔ گوگا، بے گناہ تھا۔ رشید، بے گناہ تھا۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے صرف نام بتادیں اور یہ بتادیں کہ ان میں گنہگار کون ہیں اور گنہگار کتنے ثابت کئے کیونکہ محکمہ یہاں پر مان رہا ہے کہ گاڑیاں جلیں، موٹر سائیکل جلے، گھر جلا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! آپ مجھے جواب دینے دیں۔ اس میں سہیل ولد اسلم گرفتار ہوا۔ آصف ولد اسلم گرفتار ہوا۔ ارشاد بے گناہ ہوا۔ درازبھٹی بے گناہ ہوا۔ افتخار بے گناہ ہوا۔ طیب بے گناہ ہوا۔ رانا حماد بے گناہ ہوا۔ افتخار بے گناہ ہوا۔ مبشر بے گناہ ہوا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح interrupt نہ کریں۔ پلیز، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا۔ آپ نے سوال کیا ہے اور مجھے جواب دینے کا اتنا حق ہے۔ اس میں ابتدائی طور پر تفتیش ہوئی پھر اس کے بعد ڈی آئی جی نے اس کی تفتیش کی۔ اس میں انہوں نے جو لوگ نامزد کئے وہ گرفتار ہو کر جیل میں گئے لیکن مدعی ایک دن بھی عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔ دو سال کے بعد 249-A کے تحت۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سراسر جھوٹ بولا جا رہا ہے اور غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ دیکھیں وہ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں آپ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کی جائے، ایسے اچھا نہیں لگتا۔ اگر آپ ان کا جواب غلط ثابت کر دیں گے تو ہم اس کا notice لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ شروع میں دیکھ لیں کہ اس کیس میں مدعیت ہماری تھی، آگ میرے گھر پر لگائی گئی تھی، میرے گھر پر جلاؤ گھراؤ ہوا تھا، میں بھی اس ایوان کا ممبر ہوں۔ ایوان کے ایک ممبر کے گھر کا جلاؤ گھراؤ ہوا تھا جس کے بارے میں غلط جواب دیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سنیں پھر آپ کی بات بھی سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! چالان عدالت میں گیا، دو سال تک عدالت ان کو بلاتی رہی، ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے اور بالآخر عدالت نے 249-A کے تحت ملزمان کو فارغ کیا اور ان کا چالان داخل دفتر کیا۔ اس مقدمے میں ان کی یہ دلچسپی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے JIT کی رپورٹ پیش نہیں کی، یہ یہاں پر خود بتا رہے ہیں کہ سب بندے بے گناہ ہو گئے تھے۔ تو کیا اوپر سے جن آئے تھے جنہوں نے گاڑیاں جلادیں اور سامان کو آگ لگا دی حالانکہ محکمہ own کر رہا ہے۔ کسی نے تو آ کر آگ لگائی تھی۔ kindly آپ ان سے پوچھ دیں کہ تمام لوگ بے گناہ تھے تو کیا اوپر سے کوئی خلائی مخلوق آئی تھی، کوئی ہوائی چیزیں آئی تھیں جنہوں نے آگ لگائی، چیزوں کا نقصان کر دیا، حتیٰ کہ پولیس کی گاڑیاں تک جلا دیں۔ کون سی مخلوق نے یہ سب کچھ کیا اور کیا پولیس سو رہی تھی کہ ان کی گاڑیاں بھی جل گئیں؟

جناب سپیکر: جو رپورٹ ان کے پاس ہے انہوں نے وہی پڑھ کر آپ کو سنا دی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جب ان کے پاس ریکارڈ موجود نہیں تھا تو انہوں نے ذکر کیسے کر دیا؟

جناب سپیکر: آپ personal نہ ہوا کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ محکمہ نے لکھ کر بھیجا ہے کہ اس بارے میں ریکارڈ موجود نہ ہے۔ یہ انہوں نے لکھ کر دیا ہے کہ ریکارڈ موجود نہ ہے تو یہ ابھی JIT کا ریکارڈ کہاں سے بتا رہے ہیں۔ اگر ان کے پاس JIT کا ریکارڈ ہے تو مجھے پیش کریں۔ انہوں نے خود لکھ کر دیا ہے کہ JIT کا ریکارڈ نہ ہے اور یہ میں نے نہیں لکھا لیکن یہ ابھی کہاں سے JIT کا واقعہ سنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں گے تو میں ان سے پوچھوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! واقعی یہ وقوعہ ہوا تھا، لوگ پیش ہوئے تھے، لوگ گنہگار بھی ہوئے تھے، چالان عدالت میں گیا تھا، گواہ بھی یہ تھے اور مدعی بھی یہ تھے۔ یہ بیان دیتے تو ان لوگوں کو سزا ہوتی، انہوں نے ایک دن بھی عدالت میں سامنا نہیں کیا۔ جو لوگ گنہگار تھے وہ trace ہوئے تو ان کا چالان کر دیا اور عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

جناب سپیکر: جو گنہگار بنے آپ نے ان کا چالان کر دیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ہ) میں کہا ہے کہ انکوائری کی کاپی باضابطہ طور پر وصول نہ ہوئی اس لئے کوئی action نہ لیا گیا۔ جو لکھ کر دے رہے ہیں اور جو یہاں پر باتیں کر رہے ہیں ان میں تو totally تضاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کوئی action لیا ہی نہیں ہے چونکہ ہمارے

پاس JIT کی کاپی ہی نہیں۔کیا جو چیز JIT کے پاس جاتی ہے وہ تباہ ہو جاتی ہے، غائب ہو جاتی ہے؟ یہ جو لکھ کر ایوان میں دے رہے ہیں اور جو بول رہے ہیں اس میں فرق کیوں ہے؟ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: میں ایسے کمیٹی کے سپرد نہیں کرتا، پہلے ان کی بات سن لینے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری ہمیں سچ بتائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ عدالت میں گئے ہی نہیں اور ادھر ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے پاس ریکارڈ موجود نہیں ہے، ہمیں انکوائری کی کوئی کاپی نہیں ملی اس لئے ہم نے کوئی action نہیں لیا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب ادھر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہم نے بندے چالان کر دیئے۔ میں اس ایوان کا معزز ممبر ہوں اگر میرے گھر پر حملے کے بارے میں اس طرح کا جواب ملے گا تو پھر ایوان کا یہ کیا طریق کار ہے؟ ایوان کے اندر ممبران کے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور سفید جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، سب معزز ممبران ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جو لکھ کر دیا گیا ہے اس پر بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ ایک ایم پی اے کے ساتھ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں پوچھتا ہوں آپ ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔ میرے بھائی اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ میرے بھائی کس بات پر کہہ رہے ہیں کہ میں نے جھوٹ بولا ہے، میں تو facts پر بات کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ دو تین سال یعنی جب تک یہ مقدمہ چلا ہے اگر ادھر ان کی ایک بھی evidence ہوئی ہو، اگر وہاں سے ان

کے وارنٹ گرفتاری نہ نکلے ہوں، اگر وہاں سے 249-A کے تحت ملزمان فارغ نہ ہوئے ہوں، ان کا کیس داخل دفتر نہ ہوا ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ میں اگلی بات کا بھی جواب دے دوں، پہلی بات یہ ہے کہ یہ JIT نہیں تھی میں اپنے بھائی کی اصلاح کر دوں کہ واقعی اس میں جوڈیشل انکوائری تھی جو ہائی کورٹ کے جج صاحب نے کی لیکن جب کیس ہی داخل دفتر ہو گیا تو محکمے کا interest نہیں رہ جاتا۔ انہوں نے خود دلچسپی نہیں لی اور اس سوال کی مد میں یہ فرمانا کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا معزز ممبر کا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے یا جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ میں کہوں گا کہ اس کے بعد محکمے نے کیا پیروی کرنی ہے یہ تو مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات عرض کروں گا۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں ان کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ پہلے آپ تشریف رکھیں، یہ بات اچھی نہیں ہے۔ آپ ان کی بات سنیں اس کے بعد آپ کی بات سنی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جس بات پر میرے فاضل دوست agitate کر رہے ہیں وہ ہمیں حسب ضابطہ انکوائری نہیں آئی۔ جیسے جواب میں کہا ہے کہ وہ رسم پیش کی تھی لیکن حسب ضابطہ جو طریق کار ہوتا ہے ہائی کورٹ کے جج صاحب کی طرف سے لکھ کر نہیں آئی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں دیکھیں گے کہ ان کی کیا رپورٹ آتی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر: سوال نمبر 8164 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور پولیس کے لئے خرید کردہ موٹر سائیکلوں سے متعلقہ تفصیلات

*8164: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس لاہور نے سال 15-2014 کے دوران موٹر سائیکلیں خریدی ہیں؟

(ب) سال 15۔2014 کے دوران لاہور پولیس کے لئے خریدی گئی موٹر سائیکلیں کس کمپنی کی تھیں کتنے میں خریدی گئیں نیز اس کی خریداری کے لئے مقامی کن کن اخبارات میں اشتہارات دیا گیا مقامی اخبارات کی تفصیل اور تاریخ سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پولیس کے لئے سال 15۔2014 کے دوران خریدی گئی موٹر سائیکلوں میں پیپرا رولز کو فالو کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) پنجاب پولیس نے سال 15۔2014 میں لاہور پولیس کے لئے موٹر سائیکلیں خریدی تھیں۔

(ب) سال 15۔2014 میں لاہور پولیس (ڈولفن سکواڈ) کے لئے 300 عدد ہنڈا موٹر سائیکل ایڈونچر ماڈل، رنگ سفید خریدی گئیں تھیں۔ جن کی فی یونٹ قیمت۔/1299999 روپے تھی ان کی خریداری کے لئے انگلش اخبار "The Nation" مورخہ یکم اکتوبر 2014 اور اردو اخبار روزنامہ "جنگ" مورخہ 30۔ستمبر 2014 میں اشتہارات دیئے گئے تھے

(ج) ان موٹر سائیکلوں کی خریداری میں پیپرا رولز کو فالو کیا گیا تھا، اور اس خریداری کے عمل میں موٹر سائیکل بنانے والی دو اہم کمپنیوں (پاک سوزوکی کمپنی اور اٹلس ہنڈا کمپنی) نے حصہ لیا تھا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ہنڈا کی جو موٹر سائیکل خریدی گئی تھیں یہ کتنے CC تھیں؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ہنڈا کی جو موٹر سائیکلیں خریدی گئی تھیں یہ کتنے horsepower کی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ CC 500 تھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوزوکی کمپنی اور ہر کولیس بھی تھیں اور سوزوکی کمپنی نے CC 650 کی offer کی تھی اور اس کی قیمت بھی آدھی تھی تو اس کو کیوں نہیں لیا گیا اور یہ CC 500 دگنی قیمت پر کیوں لی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس میں اوپن ٹینڈر دیا گیا تھا اس میں جس کا کم ریٹ تھا اس سے موٹر سائیکلیں لی گئی تھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! ذرا ایوان کے decorum کا خیال کریں۔ I am thankful to you ان کو بات کرنے دیں اور ان کی بات سنیں۔ جی، آپ نے کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ اس میں باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا، اس میں ٹینڈرز ہوئے اور جس نے کم بولی دی اس کے نام ٹینڈر ہوا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب اس کے ٹینڈر کھلے تھے تو اس میں صرف دو کمپنیاں ہی کر رہی تھیں اور ٹینڈر کے بعد فائنل تو سوزوکی کمپنی کے نام CC 650 کے لئے ہوا تھا لیکن خریدی اور گئیں؟

جناب سپیکر: طریق کار یہ ہے کہ انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا اور جو پارٹیاں آئیں ان میں سے جو lowest ہوگا اسے ٹینڈر دے دیا ہوگا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتا دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! lowest price تو دوسری کمپنی کی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ وہ ایک اوپن ٹینڈر تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کوالٹی کی بھی بات ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں جتنی مرضی پارٹیاں آ جائیں، جتنی آئی تھیں ان میں سے جس کا lowest rate تھا اس کو دیا گیا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 8301 میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا سوال ہے لیکن وہ ملک سے باہر ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8314 جناب انعام اللہ خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8328 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے وہ مجھ سے کہہ کر گئی ہیں کہ انہیں کسی کام کے لئے جانا ہے اس لئے

اس سوال کو pending کر لیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8329 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جب اس محکمہ کے سوالات آئیں گے تو سب سے پہلے اس سوال کا جواب دیا جائے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ایک سال کے بعد بھی اس سوال کا جواب نہیں آیا حالانکہ یہ ایک اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں کہ اس سوال کا جواب کب تک دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس سوال کو pending فرما دیں۔ اس سوال کے حوالے سے ہم نے مختلف agencies سے reports لینی ہیں اس لئے ہمیں اس کا جواب دینے کے لئے تھوڑا سا وقت دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: کیا اسی اجلاس کے دوران اس سوال کا جواب دے دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انشاء اللہ اسی اجلاس میں اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں اس سوال کو پہلے ہی pending کر چکا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 8346 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8347 میاں طارق محمود کا ہے۔ وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 8402 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکندریہ کالونی سے نشہ کا کاروبار ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8402: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکندریہ کالونی (چنگڑ محلہ) بند روڈ نزد یتیم خانہ لاہور میں نشے کا دھندا عروج پر ہے جس کی وجہ سے نوجوان تیزی سے اس نشے کی لت میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی مرتبہ اس علاقہ کو اس گھناؤنے کاروبار کے حوالے سے پوائنٹ آؤٹ کیا گیا لیکن متعلقہ پولیس کارروائی کرنے سے گریزاں ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ جگہ کو نشے کے کاروبار سے پاک کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) حسب رپورٹ مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور تحریر ہے کہ عوام الناس و خفیہ طریقہ سے علاقہ کے متعلق معلومات حاصل کی گئی ہیں اور افسران و ملازمان تھانہ ہذا کو اس بارے میں بریف کیا گیا اور مختلف ٹیمیں تشکیل دے کر باوردی اور سول پارچات میں علاقہ کی نگرانی کرتے ہوئے مختلف لوگوں پر نظر رکھی گئی ہے اور بدنام منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بھی کی گئی ہے۔

(ب) اس دھندہ میں ملوث لوگوں کے خلاف مقامی پولیس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے 55 مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔ جن مقدمات میں برآمد شدہ چرس 16 کلو 921 گرام، افیون 1540 گرام، شراب 288 لیٹر ہے۔

(ج) مزید مقامی پولیس کی کوشش ہے کہ علاقہ ہذا منشیات سے پاک ہو کڑی نگرانی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ:

"اس دھندے میں ملوث لوگوں کے خلاف مقامی پولیس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے 55 مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔ جن مقدمات میں برآمد شُدہ چرس 16 کلو 921 گرام، افیون 1540 گرام اور شراب 288 لیٹر ہے۔"

میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ ان 55 مقدمات میں کتنے لوگ ملوث ہیں، کتنے لوگ پکڑے گئے اور کتنے لوگوں کے اب تک چالان ہو چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس آبادی سے ایک بہت بڑے منشیات فروش محمد حسین چنگڑ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے اس پر کبھی کسی نے ہاتھ نہیں ڈالا تھا۔ یہ جرائم کا کنگ تھا اور اس کو پکڑ لیا گیا ہے۔ محترمہ نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ ان 55 مقدمات میں کل

کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں تو یہ fresh question بنتا ہے۔ پولیس نے جو مقدمات درج کئے اور جو منشیات برآمد کی گئی ہیں ان کے بارے میں جواب دے دیا گیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 55 مقدمات درج کئے گئے ہیں تو جن لوگوں کے خلاف یہ مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی تعداد کا معزز پارلیمانی سیکرٹری کو معلوم ہونا چاہئے تھا۔ اسی طرح چالان کتنے لوگوں کا ہوا ہے یہ انہیں پتا ہونا چاہئے اور کتنے لوگوں کو سزا ملی یہ بھی ان کے علم میں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے تو بڑا relevant and simple ضمنی سوال پوچھا ہے اور یہ fresh question نہیں بنتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا یہ ایک ہی آدمی سے سب کچھ برآمد ہوا ہے، آپ کو بتانا پڑے گا کہ کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگ گرفتار کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں یہ ساری تفصیل لے کر ایوان کی میز پر رکھ دوں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے اور میں نے ذاتی طور پر اس علاقے کو visit کیا ہے۔ وہاں پر کھلے عام نئی نسل کو نشے کا عادی بنایا جا رہا ہے کیونکہ وہاں پر شراب، افیون اور چرس کھلے عام فروخت ہوتی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے داخلہ کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے داخلہ کو refer کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال جناب رمیش سنگھ اروڑا کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب رمیش سنگھ اروڑا کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں امن کے منافی مواد سے متعلقہ تفصیلات

*8541: جناب رمیش سنگھ اروڑا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت امن کے منافی مواد کو ہٹانے اور برداشت کو یقینی بنانے کے حوالے سے کوئی قانونی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی امن کے منافی مواد کی جانچ پڑتال، برداشت اور بھائی چارہ بڑھانے کی صلاحیت کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) متحدہ علماء بورڈ پنجاب سے سفارشات وصول ہونے کے بعد محکمہ داخلہ پنجاب ضابطہ فوجداری 1898 کے سیکشن 99-A کے تحت نفرت انگیز مواد (کتب، سی ڈیز، رسالے وغیرہ) پر پابندی عائد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی، عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے محکمہ داخلہ پنجاب نے ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔

(ب) محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومت پنجاب نے قابل اعتراض لٹریچر (نفرت انگیز مواد) کے معاملات کو دیکھنے کے لئے متحدہ علماء بورڈ پنجاب کو از سر نو تشکیل دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی، عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے ضلعی امن کمیٹیاں اور ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں مخصوص وقفہ سے اجلاس منعقد کرنے کی پابند ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "محکمہ داخلہ پنجاب نے ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں"۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کمیٹیاں کیا کردار ادا کر رہی ہیں اور اب تک اس میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ معزز ممبر اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت امن کے منافی مواد کو ہٹانے اور برداشت کو یقینی بنانے کے حوالے سے کوئی قانونی اقدامات اُٹھا رہی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ داخلہ پنجاب نے ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی

ہوئی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کمیٹیوں نے آج تک کیا کام کیا ہے اور ان کی کیا progress ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! حکومت ان معاملات کو دو طرح سے handle کر رہی ہے۔ ایک تو قانون کے ذریعے یعنی جو بھی آدمی ایسا جُرم کرے اس کو پکڑا جائے۔ اس کے علاوہ ہم نے ضلعی امن کمیٹیاں اور بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔ ان کمیٹیوں میں تمام علمائے کرام اور علاقے کے معززین کو شامل کیا گیا ہے تاکہ ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے، مذہبی تعصب پیدا نہ ہو اور ایک ہم آہنگی کی فضا قائم کی جاسکے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومت پنجاب نے قابل اعتراض لٹریچر (نفرت انگیز مواد) کے معاملات کو دیکھنے کے لئے متحدہ علماء بورڈ پنجاب کو از سر نو تشکیل دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی، عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے ضلعی امن کمیٹیاں اور ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں مخصوص وقفہ سے اجلاس منعقد کرنے کی پابند ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مخصوص وقفہ سے کیا مراد ہے، کتنے عرصہ بعد اجلاس منعقد ہوتا ہے، اب تک کتنے اجلاس منعقد ہو چکے ہیں اور اس کا معیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں اب مکمل ہوئی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اگلے چند دنوں میں یہ بہت actively کام کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔ یہ کمیٹیاں ہر ماہ اپنا اجلاس منعقد کیا کریں گی۔ کافی دیر سے ان کمیٹیوں کی تشکیل کے حوالے سے کام ہو رہا تھا اور اب یہ کمیٹیاں مکمل ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ ان ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیوں کا معیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان کمیٹیوں میں اچھے کردار والے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے جن کو سوسائٹی میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے اچھا جواب دیا ہے اور میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ تمام سوالات مکمل ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: تھانہ گرین ٹاؤن میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4460: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ گرین ٹاؤن لاہور میں سال 2009 سے اب تک کتنے ڈکیتی و چوری کے مقدمات درج ہوئے، سال وار بیان کریں؟

(ب) تھانہ کی حدود میں سال 2009 سے اب تک موٹر سائیکل اور کاریں چھیننے کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) ان مقدمات کے دوران کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، ان میں سے کتنے ملزمان کو جوڈیشل کیا گیا اور کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 میں 6965، سال 2010 میں 1055، سال 2011 میں 1145، سال 2012 میں 1057، سال 2013 میں 1094 اور سال 2014 میں 1028 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) سال 2009 میں موٹر سائیکلوں کے 25 کار کے 9، سال 2010 میں موٹر سائیکلوں کے 40، کار کے 8، سال 2011 میں موٹر سائیکلوں کے 68 کار کے 17، سال 2012 میں موٹر سائیکلوں کے 48 کار کے 17، سال 2013 میں موٹر سائیکلوں کے 27 کار کے 24 اور سال 2014 میں موٹر سائیکلوں کے 20 اور کار چوری کے 7 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) سال 2009 میں کل 102 ملزمان گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور کل 10 ملزمان مفرور ہوئے۔ سال 2010 میں کل 95 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور کل 9 ملزمان مفرور ہوئے۔ سال 2011 میں 112 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات

جوڈیشل بھجوایا اور سات ملزمان مفرور ہوئے سال 2012 میں 92 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور چودہ ملزمان مفرور ہوئے سال 2013 میں 58 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور آٹھ ملزمان مفرور ہوئے سال 2014 میں 70 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور دو ملزمان مفرور ہوئے۔

لاہور: تھانہ گرین ٹاؤن میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4461: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ گرین ٹاؤن لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ دراز سے اسی تھانہ میں تعینات ہیں، نام، عہدہ، گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا میں اکثر ملازمین ایسے ہیں جو اس تھانہ کی حدود کا ڈومیسائل رکھتے ہیں اور مستقل رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آپریشن ونگ میں ذیل سٹاف تعینات ہے۔SI-5,ASI-11,HC-15,FC-71 نیز عرصہ دراز سے تعینات کوئی ملازم نہ ہے۔

(ب)

1. ASI/1T صغراں قمر بٹ سکنہ I-D-2/503 گرین ٹاؤن لاہور
   تاریخ تعیناتی 14-06-04
2. زینب رفیق C/16824 سکنہ II-D-3/645 گرین ٹاؤن لاہور
   تاریخ تعیناتی 14-02-13
3. مسعود احمد C/6809 سکنہ I-D-2/321 گرین ٹاؤن لاہور
   تاریخ تعیناتی 14-05-07

(ج) پولیس ملازمین کے متعلق تبادلہ جات کی پالیسی واضح ہے ایک متعین عرصہ کے بعد ملازمین کو دوسرے تھانہ جات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے بصورت دیگر کسی بھی قسم کی شکایت ہونے کی صورت میں تبادلہ کر دیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں ٹریفک وارڈنز سے متعلقہ تفصیلات

*5769: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے ٹریفک وارڈنز ہیں، کس کس جگہ پر کن کن اوقات میں ڈیوٹی دیتے ہیں؟

(ب) ٹریفک وارڈنز کو دوران ڈیوٹی چیک کرنے کا اختیار کن کن افسران کے پاس ہے اور وہ اپنے اختیارات کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2014 سے آج تک کتنے ٹریفک وارڈنز کے خلاف درخواستیں یا شکایتیں موصول ہوئیں اور ان پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ میں اس وقت ذیل شیڈول کے مطابق ٹریفک وارڈنز کی نفری موجود ہے۔

	SSP/CTO	DSP/TO	IP/STW	TW/LTWS	HCS	FCS
Sanctioned	01	04	40	420	18	75
present	---	01	19	289	15	70

ضلع گوجرانوالہ کو ٹریفک کے بہتر انتظامات کے لئے تین سرکلز اور 9 سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گوجرانوالہ سٹی بشمول تحصیل ہائے وزیر آباد، کامونکی، نوشہرہ ورکاں کے تمام اہم چوک ہائے اور مصروف پوائنٹس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مہیا شدہ نفری کی ڈیوٹی تین شفٹوں میں صبح 7 بجے سے لے کر 3 بجے دن تک اور 3 بجے دن سے لے کر رات 10 بجے تک جبکہ 10 بجے رات سے صبح 7 بجے تک عزیز کراس فلائی اوور تعمیر کے سلسلہ میں تھرڈ شفٹ مع نائٹ ایمرجنسی سکواڈ ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔

(ب) دوران ڈیوٹی ٹریفک وارڈنز کو چیک کرنے کے اختیارات سٹی پولیس آفیسر گوجرانوالہ، چیف ٹریفک آفیسر گوجرانوالہ سمیت تمام ضلعی / ٹریفک گزٹیڈ افسران کے پاس ہیں۔ ڈیوٹی کو پوائنٹ ٹو پوائنٹ مؤثر بنانے کے لئے سیکٹر انچارجز، بیٹ آفیسرز اور ویجیلنس سیل بھی تسلسل سے چیک کرتے ہیں۔ تمام چیکنگ افسران ٹریفک وارڈنز کے ٹرن آؤٹ، ڈیوٹی پوائنٹ پر موجودگی کو یقینی بنانا، ٹریفک رواں دواں رکھنے میں کارکردگی، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر قانون کا مؤثر اطلاق، بوقت ضرورت help کی فراہمی اور عوام الناس سے courtesy کا

مظاہرہ کے نقطہ نگاہ سے چیکنگ کرتے ہیں۔ناقص کارکردگی / ناجوازی پر محکمانہ کارروائی کا تحرک کیا جاتا ہے۔

(ج) یکم جنوری 2014 سے اب تک (15-اکتوبر 2016) ٹریفک وارڈنز کے خلاف کل 533 درخواستیں / شکایتیں موصول ہوئیں جن پر انکوائری عمل میں لانے پر 520 درخواستیں / شکایتیں گمنام یا بے بنیاد اور غلط فہمی سے دینا ثابت ہوئیں جبکہ 13 درخواستیں / شکایتیں مبنی بر حقیقت ہونے پر قصوروار ٹریفک وارڈنز کو محکمانہ سزائیں دی گئیں۔

بہاولپور شہر میں ٹریفک کی روانی کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*6967: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیگر شہروں کی طرح بہاولپور میں بھی ٹریفک کا رش سڑکوں پر بڑھتا جا رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو منصوبہ بندی کی تفصیل بیان فرمائیں اور اس منصوبہ بندی پر کب عملدر آمد شروع ہو گا اور کب مکمل ہو گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! دیگر شہروں کی طرح بہاولپور میں بھی ٹریفک کا رش آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے بڑھتا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت نے ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے اور رش کو کم کرنے کے لئے بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ذریعے جامع منصوبہ بندی و سروے کیا ہے۔

(ج) جی ہاں! بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے منصوبہ بندی کر لی ہے اور اس پر تیزی سے کام جاری ہے اور بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے یہ منصوبہ رواں سال جون 2017 میں مکمل کرنا ہے اس منصوبہ میں بہاولپور شہر کے اہم چوک ہائے کی دوبارہ ماڈلنگ کر کے الیکٹرانک ٹریفک سگنل کی تنصیب شامل ہے تاکہ ٹریفک کی روانی کو بہتر بنایا جا سکے منصوبہ میں شامل چوک ہائے کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1-	سٹی ہوٹل چوک ماڈل ٹاؤن سی	2-	لاری اڈا چوک
3-	چڑیا گھر چوک	4-	لائبریری چوک
5-	سہیل شہید چوک	6-	NLCچوک
7-	گلبرگ چوک	8-	ویلکم چوک
9-	میلاد چوک	10-	DCچوک
11-	دبئی چوک	12-	صدر پلی
13-	ون یونٹ چوک		

سرگودھا: تھانہ صدر سرکل اور سٹی سرکل میں جرائم سے متعلقہ تفصیلات

*7846: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک ضلع سرگودھا کے صدر سرکل اور سٹی سرکل میں ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں؟

(ب) ڈکیتی کی ان وارداتوں میں سے کس کس کی برآمدگی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع سرگودھا کے تھانہ جات عطا شہید، جھال چکیاں، صدر اور سیٹلائٹ ٹاؤن میں مویشی چوری کی مذکورہ عرصہ میں کتنی وارداتیں ہوئی ہیں اور ان وارداتوں سے متاثرہ/اشخاص کی کیا دادرسی ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جون 2013 سے مورخہ 08.03.2017 تک صدر سرکل میں 74 ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور 74 ہی FIR درج ہوئیں، جن میں سے ساٹھ مقدمات چالان، پانچ مقدمات خارج، آٹھ مقدمات عدم پتا ایک مقدمہ زیر تفتیش اور 9 مقدمات ٹریس نہ ہوئے ہیں جن کو جلد از جلد ٹریس کر کے یکسو کیا جائے گا۔ ان مقدمات میں 215 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔

سٹی سرکل میں تیس ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور تیس ہی ایف آئی آر درج ہوئیں۔ جن میں سے اکیس مقدمات چالان، چار خارج، تین عدم پتا، دو زیر تفتیش ہیں اور پانچ مقدمات ٹریس نہ ہوئے ہیں جن کو جلد از جلد ٹریس کر کے یکسو کیا جائے گا، ان مقدمات میں 68 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران صدر سرکل میں74ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور74ہی ایف آئی آر درج ہوئیں جن میں۔/751500مالیت موبائل فون،۔/10703000کے زیورات، ۔/2771270نقدی،۔/12009200کے مویشی اور۔/7627660کا دیگر سامان برآمد ہوا جس کی کل مالیت۔/33862630روپے ہے،ان مقدمات میں215ملزمان گرفتار ہوکر چالان عدالت ہوئے جبکہ اس عرصہ کے دوران سٹی سرکل میں30ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور تیس ہی ایف آئی آر درج ہوئیں جن میں۔/201800مالیت موبائل فون،۔/5650650کے زیورات،۔/2081800نقدی،۔/1085000کے مویشی اور ۔/4058000کا دیگر سامان برآمد ہوا۔ جس کی کل مالیت۔/12896250روپے ہے۔ان مقدمات میں68ملزمان گرفتار ہوکر چالان عدالت ہوئے۔

(ج)

نام تھانہ	تعداد مقدمات	مویشی جو برآمد ہوئے	بازیافتہ رقم
صدر	101	225	22460800/-
جھال چکیاں	88	191	15490280/-
عطاء شہید	68	132	7019200/-
سیٹلائٹ ٹاؤن	32	74	9760000/-

نام تھانہ	کل مقدمات	چالان	خارج	عدم پتا	زیر تفتیش	گرفتار
صدر	101	61	09	23	08	105
جھال چکیاں	88	66	07	13	02	131
عطاء شہید	68	49	05	11	03	97
سیٹلائٹ ٹاؤن	32	26	02	03	01	45

گوجرانوالہ میں منشیات فروشی کے دھندے سے متعلقہ تفصیلات

*7910:چودھری اشرف علی انصاری:کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں افیون، چرس، ہیروئن اور شراب فروشی کا دھندا سرعام ہورہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی پولیس اس گھناؤنے دھندے کو روکنے میں ناکام ہوچکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس بوجوہ اس مکروہ دھندے میں ملوث لوگوں پر پوری قوت سے کارروائی کرنے سے گریزاں ہے جس سے اس دھندے میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے؟

(د) کیا حکومت شہریوں کو اس لعنت سے نجات دلانے کی خاطر اعلیٰ سطحی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ جہاں کہیں بھی منشیات فروشی کے متعلق اطلاع ملتی ہے تو پولیس فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اس دھندے میں ملوث افراد کی گرفتاری عمل میں لاتی ہے اور مقدمات درج کر کے عدالت ہائے میں بجھوائے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مقامی پولیس اس گھناؤنے دھندے کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے بلکہ اس مکروہ دھندے میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے، مختلف اوقات میں تھانہ کی سطح پر خصوصی ٹیمیں تشکیل دے کر منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاون کر کے کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اس سلسلے میں سال 17-2016 میں 4671 منشیات فروش ملزمان کے خلاف مقدمات درج ہوئے جن کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں بجھوائے جا چکے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ اس مکروہ دھندے میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے، اس سلسلے میں سال 17-2016 میں 4671 منشیات فروش ملزمان کے خلاف کارروائی کر کے 4585 مقدمات منشیات درج کئے گئے جن میں ملزمان کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے جا چکے ہیں۔ ان مقدمات میں 95 کلوگرام ہیروئن، 960 کلوگرام چرس، 76 کلوگرام افیون، 25180 لیٹر شراب اور 36 چالو شراب کی بھٹیاں قبضہ پولیس میں لی گئیں ہیں نیز 231 شراب نوش افراد کو گرفتار کر کے جیل بجھوایا جا چکا ہے، جس سے اس مکروہ دھندے میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

(د) اس سلسلے میں پولیس بمطابق قانون کارروائی کر رہی ہے، مزید یہ سوال حکومت پنجاب کے متعلقہ نہ ہے۔

خانیوال میں سرگرم قبضہ گروپ سے متعلقہ تفصیلات

*8314: جناب انعام اللہ خان نیازی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد اصغر ولد شریف اور محمد خورشید لاکھا ولد حبیب پر مشتمل گروہ نے خانیوال میں منشیات، رشوت، بھتہ مافیا، قبضہ گروپ، ٹاؤٹ / دلالی کا بازار سرگرم کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کے سرکاری دفاتر، افسران اور سیاسی سماجی شخصیات میں ان کا خاصہ اثرورسوخ ہے اور اسی بناء پر انہوں نے مورخہ 2016-07-12 کو سابقہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو خانیوال اور اس کے داست راس کلرک غلام علی نوناری سے مل کر جعلی ایم ایل سی بنوایا اور ناجائز طور پر غلام علی انصاری، محمد علی، محمد سلطان، محمد الیاس اور محمد سلیمان کو ملزم قرار دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل بورڈ نے اس جعلی ایم ایل سی کو خود ساختہ قرار دیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کیس کی شفاف انکوائری اور ملوث سرکاری و پرائیویٹ اہلکاران و افسران کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سوال ہذا میں ذکر کئے گئے اشخاص اصغر ولد شریف اور خورشید لاکھا ولد حبیب پر مشتمل گروہ کی بابت منشیات فروشی، رشوت ستانی، بھتہ خوری، قبضہ اور ٹاؤٹ / دلالی کرنے کی تاحال کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر ایسی کوئی شکایت موصول ہو گی تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) مورخہ 12.07.2016 کو غلام علی ولد علی نواز سکنہ دریا خان بھکر کی تحریری درخواست پر مقدمہ نمبر 380/16 بجرم 149/148/337F3 ت پ تھانہ سٹی خانیوال برخلاف عبدالرشید وغیرہ، چھ کس نامزد دو کس نامعلوم اشخاص درج رجسٹر ہوا، بعد ازاں محمد شکیل کی تحریری درخواست پر مقدمہ ہذا میں غلام علی انصاری (مدعی مقدمہ)، محمد سلیمان اور محمد سلطان (گواہان ایف آئی آر) وغیرہ، چھ کس کے خلاف کراس ورشن قائم ہوا۔ جس پر غلام علی انصاری مدعی مقدمہ نے محمد شکیل (مدعی کراس ورشن) کا میڈیکل سرٹیفکیٹ نمبری 372/16 کو ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج کیا میڈیکل بورڈ نے مذکورہ MLC نمبری

372/16 کو خود ساختہ تحریر کیا۔ جس پر مورخہ 09.09.2016 کو مقدمہ ہذا میں قائم کراس ورشن خارج ہوا۔

(ج) میڈیکل بورڈ نے محمد شکیل (مدعی کراس ورشن) کے MLC نمبر 372/16 کو خود ساختہ قرار دیا ہے۔ جس پر مورخہ 09.09.16 کو مقدمہ ہذا میں قائم کراس ورشن خارج ہوا۔

(د) مورخہ 22.06.16 کو غلام علی انصاری (مدعی مقدمہ) نے تحریری درخواست برائے تبدیلی تفتیش مقدمہ نمبر 380/16 بجرم 337F3/148/149 ت پ تھانہ سٹی خانیوال گزاری۔ جس پر مثل مقدمہ کو ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ بورڈ برائے تبدیلی تفتیش کی میٹنگ میں ڈسکس کیا جائے گا۔ مورخہ 28/02/17 کو ملزم شاہد نے اپنا میڈیکل بورڈ تیسری دفعہ آفس آف دی سرجن میڈیکل لیگل پنجاب 6 کچہری روڈ لاہور کے حکم سے نشتر ہسپتال ملتان سے گرایا گیا۔

اسلحہ لائسنس کی تصدیق سے متعلقہ تفصیلات

*8346: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی ہدایات کے مطابق اب تک صوبہ بھر میں کتنے اسلحہ لائسنس نادرا کے پاس تصدیق کے لئے جمع کرائے گئے ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اب تک کتنے اسلحہ لائسنس تصدیق کے بعد واپس دیئے جا چکے ہیں اور کتنے اسلحہ لائسنسوں کی ابھی تک تصدیق نہیں کی جا سکی؟

(ج) یہ تصدیق کا کام کتنے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا اور سست روی کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آج مورخہ 29-نومبر 2016 تک اسلحہ لائسنس نادرا کے پاس تصدیق کے لئے جمع کرائے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اب تک 436577 اسلحہ لائسنس تصدیق کے بعد واپس دیئے جا چکے ہیں اور جن کی تصدیق ابھی تک مختلف وجوہات کی وجہ سے نہیں ہو سکی وہ تعداد 22919 ہے۔

(ج) نادرا کے ساتھ حکومت پنجاب نے تین سالہ معاہدہ کیا ہوا ہے جس کے دوران تمام اسلحہ لائسنس کمپیوٹرائز ہونے ہیں۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے حکومت پوری کوشش کر رہی

ہے کہ تصدیق کا عمل جلد از جلد مکمل ہو، چونکہ لائسنسوں کا ریکارڈ 1947 سے لے کر اب تک کا ہے۔ پرانے لائسنسوں کے ریکارڈ کی چھان بین میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ تصدیق کے عمل میں مزید بہتری لانے کے لئے ضلعی دفاتر کو جہاں پر زیادہ pendency ہے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ متعلقہ عملہ کی تعداد کو بڑھایا جائے اور ایک سے زیادہ شفٹ میں کام کیا جائے تاکہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے لائسنسوں کی تصدیق کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ہائی وے پٹرولنگ پولیس پنجاب سے متعلقہ تفصیلات

912: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس میں ہائی وے پٹرولنگ کا شعبہ ہے اور یہ شعبہ چوری، ڈکیتی، راہزنی کے ملزمان کی سرکوبی اور گرفتاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں کتنی پٹرولنگ پوسٹ ہیں، تحصیل وار بیان فرمائیں؟

(ج) جس تحصیل میں پٹرولنگ پوسٹ کی سہولت نہیں ہے اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ان تحصیلوں کو پٹرولنگ پوسٹ کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ پنجاب ہائی وے پٹرول پنجاب پولیس کا انتہائی اہم شعبہ ہے جو کہ چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے ملزمان کی سرکوبی اور گرفتاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس نے بہت سے مجرمان اشتہاری، ڈکیتوں اور منشیات فروشوں کو نہ صرف گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کروائے بلکہ ان کے قبضہ سے ناجائز اسلحہ اور منشیات برآمد کی ہے جس کی وجہ سے صوبہ بھر کی انتہائی اہم شاہرات پر جرائم میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ ہائی وے پر سفر کرنے والے افراد کو سکیورٹی، ایکسیڈنٹ کی صورت میں فرسٹ ایڈ اور بروقت ہسپتال تک رسائی اس کے علاوہ عوام الناس کی شاہرات پر ہر قسم کی مدد فراہم کی جاتی ہے تاکہ عوام بغیر خوف وخطر سفر کر سکیں۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں تین پٹرولنگ پوسٹیں ہیں۔

1۔ پٹرولنگ پوسٹ جاٹ نگر (تحصیل جاٹ نگر)

2۔ پٹرولنگ پوسٹ علی آباد (تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

3۔ پٹرولنگ پوسٹ ملک پور (تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب)

(ج) ضلع ننکانہ صاحب میں کل دس عدد PHP پٹرولنگ پوسٹوں کی منظوری ہوئی تھی جن میں سے صرف تین پوسٹیں اب تک آپریشنل ہو سکی ہیں جبکہ باقی سات عدد PHP پوسٹیں بوجہ عدم دستیابی فنڈ تاحال تعمیر نہ ہو سکی ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ جھال نہر (تحصیل سانگلہ)

2۔ کوٹ نظام الدین (تحصیل شاہکوٹ)

3۔ دس مربہ (تحصیل ننکانہ صاحب)

4۔ ننکانہ بچیکی بائی پاس (تحصیل ننکانہ صاحب)

5۔ موڑ کھنڈا بائی پاس (تحصیل ننکانہ صاحب) خط دریا (تحصیل ننکانہ صاحب)

6۔ پنڈی چچڑی (تحصیل ننکانہ صاحب)

(د) جونہی فنڈ دستیاب ہوں گے تعمیرات کی جائیں گی۔

ضلع ننکانہ صاحب میں تھانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

913: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں تھانوں کی تعداد کتنی ہے۔ ان کی بلڈنگز کب تعمیر ہوئیں اور اس وقت کس حالت میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت تھانہ سٹی سانگلہ ہل کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پی پی۔170 ضلع ننکانہ صاحب سال 2014 میں کتنی چوری، ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں؟

(د) ان کی ایف آئی آرز کے مطابق کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنی برآمدگی کی گئی؟

(ہ) کتنی ایف آئی آرز ایسی ہیں جن پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئیں اور اس کی وجہ بتائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف، ب) ضلع ننکانہ صاحب میں تھانوں کی کل تعداد گیارہ ہے جن کی بلڈنگ کے بارے میں تفصیل ذیل ہے:

1. تھانہ سٹی ننکانہ صاحب: تعمیر شدہ 1986 بلڈنگ خستہ حالت جو کہ کسی بھی وقت حادثے کا باعث بن سکتی ہے۔
2. تھانہ صدر ننکانہ صاحب: تعمیر شدہ 2008 نیو بلڈنگ ہے۔
3. تھانہ وار برٹن: تعمیر شدہ 2012 نیو بلڈنگ ہے۔

4. تھانہ بڑاگھر: تعمیر شدہ 1914 نیو بلڈنگ کی تعمیر جاری ہے۔
5. تھانہ مانگٹانوالہ: تعمیر شدہ 2014 نیو بلڈنگ ہے۔
6. تھانہ سیدوالہ: تعمیر شدہ 1922 بلڈنگ خستہ حالت ہے۔
7. تھانہ فیض آباد: رینٹ کی بلڈنگ پر کام کر رہا ہے اور نیو بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔
8. تھانہ سٹی سانگلہ ہل: تعمیر شدہ 1986 بلڈنگ خستہ حالت ہے جلد ہی نئی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ تھانہ ہذا کی موجودہ بلڈنگ کی جگہ کم ہے اس لئے تھانہ ہذا تھانہ صدر سانگلہ ہل کی جگہ پر تعمیر کیا جائے گا اور ڈی ایس پی سرکل کا دفتر تھانہ سٹی سانگلہ ہل کی جگہ تعمیر کیا جائے گا۔
9. تھانہ صدر سانگلہ ہل: تعمیر شدہ 1902 بلڈنگ کی حالت خستہ ہے نئی بلڈنگ کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے اور جلد ہی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔
10. تھانہ سٹی شاہکوٹ: تعمیر شدہ 1986 بلڈنگ خستہ حالت ہے۔
11. تھانہ صدر شاہکوٹ: اپنی بلڈنگ نہ ہے تھانہ ہذا محکمہ انہار کے بنگلہ میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے۔

(ج) پی پی۔170 کی حدود میں واقع ضلع ہذا کے تھانہ سٹی سانگلہ ہل اور صدر سانگلہ ہل میں سال 2014 کے دوران چوری کی 55 اور ڈکیتی کی تین وارداتیں ہوئیں۔

(د) متذکرہ بالا وارداتوں میں 47 ملزمان گرفتار اور -/1597000 روپے کی برآمدگی کی گئی۔

(ہ) اٹھارہ مقدمات عدم پتا ہوئے جو کہ ملزمان نامعلوم ٹریس نہ ہو سکے جن کی تلاش کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ساہیوال: تھانہ سی آئی اے سے متعلقہ تفصیلات

1031: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں تھانہ سی آئی اے کب سے قائم ہے؟

(ب) تھانہ سی آئی اے ساہیوال میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام و عرصہ تعیناتی سے مکمل آگاہ فرمائیں؟

(ج) تھانہ سی آئی اے ضلع ساہیوال کو سال 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنا فنڈ فراہم کیا گیا نیز تھانہ سی آئی اے کا مہتمم تھانہ کون ہے اور کب سے ساہیوال تعینات ہے؟

(د) تھانہ سی آئی اے ضلع ساہیوال میں 12۔2011، 13۔2012 اور 15۔2014 کے دوران کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سی آئی اے علیٰحدہ تھانہ نہ ہے تاہم سپیشل سیل انوسٹی گیشن ہے۔

(ب) سی آئی اے میں اس وقت کل 19 ملازم کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سی آئی اے سٹاف کے مہتمم/انچارج کا نام انسپکٹر ظفر اقبال ہے سی آئی اے کا علیٰحدہ فنڈ نہ ہے۔

(د) سی آئی اے سٹاف میں مقدمات کا اندراج نہ ہوتا ہے بلکہ سی آئی اے سٹاف بطور معاون کام کر رہا ہے۔ کارکردگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ پنجاب میں پولیس کانسٹیبل کی ٹریننگ سے متعلقہ تفصیلات

1039: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں پولیس کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر تک کی ٹریننگ کے لئے پولیس ٹریننگ سنٹرز کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ٹریننگ سنٹرز میں پولیس ملازمین کی تعلیم و تربیت کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

(ج) ان اقدامات کے نتیجے میں کیا نتائج برآمد ہوئے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر رینک تک کی ٹریننگ کے لئے مندرجہ ذیل پولیس ٹریننگ سکول / کالج واقع ہیں۔

1۔	پولیس کالج سہالہ	2۔	پولیس ٹریننگ کالج لاہور
3۔	پولیس ٹریننگ سکول ملتان	4۔	پولیس ٹریننگ سکول فاروق آباد
5۔	پولیس ٹریننگ سکول راولپنڈی	6۔	پولیس ٹریننگ سکول سرگودھا
7۔	پولیس سکول آف انفارمیشن اینڈ اینالائسیز لاہور	8۔	پولیس وائرلیس ٹریننگ سکول بہاولپور
9۔	ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ لاہور		

(ب) پولیس ملازمین کی تربیت کے لئے جدید قسم کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

1- بیسک ریکروٹ کلاس کورس	2- پروبیشنرT/SI کورس
3- پروبیشنرT/ASI کورس	4- لوئر سکول کورس
5- انٹرمیڈیٹ سکول کورس	6- سپیشلائزڈ(آپریشن، انوسٹی گیشن، انٹیلی جنس) کورس
7- ایڈوانس کلاس کورس	8- کارپورل ٹریننگ
9- ریوررائن ٹریننگ	10- جونیئرکمانڈکورس
11- ٹریفک ٹریننگ کورس	12- ہوموسائیڈانوسٹی گیشن کورسز
13- اسسٹنٹ سپروائزرا اینڈ سینئرآپریٹرکورسز برائے سپیشل برانچ	14- بیسک ایلیٹ

(ج) پولیس ملازمین کو پولیس ٹریننگ سکولز میں جدید قسم کی تربیت دی جارہی ہے۔ جوان کی قابلیت اور صلاحیت میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے۔

مثلاً جدید تربیت کی بدولت آج کل ہماری پولیس دہشت گردوں کا بہادری سے مقابلہ کر رہی ہے اور مذکورہ بالا چودہ کورسز کروائے جاتے ہیں جس سے ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم کو روکنے کے لئے پولیس کو جدید طرز پر انوسٹی گیشن کا کورس کروایا جارہا ہے تاکہ پولیس افسران جدید طریقہ تفتیش کی بدولت اعلیٰ پائے کی تفتیش کر سکیں۔ جس سے مجرموں کو عدالتوں میں سزائیں دلوائی جارہی ہے۔ ملک میں بڑھتے ہوئے cyber کرائم کو روکنے کے لئے پویس کو دی جانے والی تربیت کی بدولت پولیس cyber کرائم کو کنٹرول کر رہی ہے۔ جس سے cyber کرائم میں کمی آرہی ہے۔ پولیس ٹریننگ سکولز میں معیاری تربیت کے ساتھ ساتھ پولیس میں نئے بھرتی شدہ کانسٹیبلان اور اے ایس آئی کی ماہرین نفسیات سے نفسیاتی تجزیہ بھی کروایا جاتا ہے جس کی وجہ سے پولیس اور عوام کے درمیان تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ فزیکل ٹریننگ سے پولیس افسران کی جسمانی صلاحیت اور فٹنس کے معیار کو بہتر کیا جارہا ہے۔ ملکی قوانین میں ہونے والی تبدیلی سے بھی پولیس افسران کو آشنائی ہو رہی ہے۔ تمام پولیس ٹریننگ سکول وکالج میں کمپیوٹرلیب بھی موجود ہیں۔ جن سے پولیس ٹریننگ سکولز میں جدید کمپیوٹرائزڈ نظام کے بارے میں بھی تربیت دی جارہی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع میں تھانہ لیول پر جنرل گارڈ ڈیوٹی کورس، انٹی رائٹ، کمیونیکیشن اینڈ میڈیا مینجمنٹ کورس کروائے جاتے ہیں۔ اس تربیت کی بدولت پولیس پر عوام کا اعتماد و بھروسہ بڑھ رہا ہے۔

گجرات: تھانہ ڈنگہ میں اندراج مقدمات کے مدعیان کے نام سے متعلقہ تفصیلات

1059: میاں طارق محمود: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2015 سے 17۔جون2015 تک تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات کی حدود میں کتنے مقدمہ جات زیر دفعہ 395ت پ درج ہوئے،ان کے نمبر اور مدعی کا نام بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کس کس مقدمہ کے ملزمان مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل ہو کر عدالتوں میں بھیج دیئے گئے ہیں؟

(د) جن مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ان سے کتنا چوری، ڈکیتی کا سامان برآمد ہوا ہے؟

(ہ) کیا حکومت تمام مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کرنے اور ان سے مسروقہ سامان برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2015 سے 17۔جون2015 تک تھانہ ڈنگہ گجرات میں زیر دفعہ 395ت پ کا صرف ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوا جس کا مقدمہ نمبر292 مورخہ 2015-06-08 جرم 395ت پ اور مدعی مسمی لال خان ولد نور احمد قوم گجر سکنہ کولیاں شاہ حسین ہے۔

(ب) مقدمہ عنوان بالا کی یکسوئی کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے جیو فینسنگ کی مدد سے پانچ کس ملزمان کو گرفتار کیا گیا جو دوران تفتیش بے گناہ پائے گئے۔مزید تفتیش جاری ہے نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے پولیس انتھک کوششیں کر رہی ہے انشاءاللہ جلد ملزمان کو گرفتار کرکے مقدمہ کو یکسو کر دیا جائے گا۔ابھی تک مقدمہ ہذا میں کوئی ملزم مفرور یا اشتہاری نہ ہے۔

(ج) تھانہ ڈنگہ میں صرف ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے جس میں نامعلوم ملزمان ملوث ہیں انشاءاللہ جلد نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرکے مقدمہ کا مکمل چالان مرتب کرکے عدالت مجاز میں بھجوایا جائے گا۔

(د) تھانہ ڈنگہ میں صرف ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے جس میں نامعلوم ملزمان ملوث ہیں انشاءاللہ جلد نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرکے مال مسروقہ برآمد کیا جائے گا۔

(ہ) گجرات پولیس مقدمہ بالا میں نامعلوم ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس مقدمہ کے ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے انتھک کوششیں کی جارہی ہیں انشاء اللہ اس مقدمہ میں ملوث تمام نامعلوم ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرکے مقدمہ کو اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

گجرات: تھانہ سول لائن میں اندراج مقدمات کے مدعیان کے نام سے متعلقہ تفصیلات

1060: میاں طارق محمود: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2015 سے17۔جون2015 تک تھانہ سول لائن گجرات کی حدود میں کتنے مقدمہ جات زیر دفعہ392ت پ درج ہوئے، ان کے نمبرز اور مدعی کا نام بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کس کس مقدمہ کے ملزمان مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل ہو کر عدالتوں میں بھیج دیئے گئے ہیں؟

(د) جن مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، ان سے کتنا مال مسروقہ برآمد ہوا ہے، کیا حکومت تمام مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کرنے اور ان سے مال مسروقہ برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2015 سے 17۔جون2015 تک تھانہ سول لائن گجرات 24 مقدمات زیر دفعہ 392ت پ کے درج رجسٹر ہوئے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بارہ مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کسی بھی مقدمہ میں ابھی تک کوئی بھی ملزم اشتہاری نہ ہوا ہے۔

(ج) بارہ مقدمات کے مکمل چالان مرتب کرکے عدالت مجاز میں بھجوائے جا چکے ہیں۔

(د) بارہ مقدمات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ان ملزمان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی20لاکھ روپے ہوئی ہے۔ گجرات پولیس تمام مقدمہ جات کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور بقیہ بارہ مقدمات کے ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے انتھک کوششیں کر رہی ہیں

انشاء اللہ جلد ہی تمام مقدمات میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمات کو اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

گجرات:ڈنگہ گجرات روڈ کی افتتاحی تقریب سے متعلقہ تفصیلات

1134:میاں طارق محمود: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات روڈ کی افتتاحی تقریب 26۔دسمبر2015 کے موقع پر چند شرپسند عناصر نے افتتاحی تقریب کا سٹون گرادیا تقریب میں شامل لوگوں پر تشدد کیا اور سرکاری مشینری کو نقصان پہنچایا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت تھانہ ڈنگہ میں ایف آئی آر کار سرکار میں مداخلت ودیگر عنوان کے تحت درج ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانہ کی پولیس ملزمان کو گرفتار کرنے میں لیت لعل سے کام لے رہی ہے؟

(د) کیا حکومت ان ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مورخہ 15-12-26 کو نامعلوم ملزمان نے افتتاحی تقریب کے سٹون کو گرایا جس کی تحریری اطلاع محکمہ ہائی وے کے سب ڈویژنل آفیسر پراونشل سب ڈویژن نمبر1۔گجرات مہر عظمت حیات نے دی۔جس میں کسی شخص پر تشدد اور نہ ہی سرکاری مشینری کو نقصان پہنچائے جانے کا ذکر ہے جس پر مقامی پولیس تھانہ ڈنگہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر750 مورخہ 2015-12-27 جرم 431/440ت پ تھانہ ڈنگہ درج رجسٹر کیا۔

(ب) تھانہ ڈنگہ نے بحوالہ آمدہ لیٹر نمبر GTI/2600 مجاریہ محکمہ ہائی وے کے سب ڈویژنل آفیسر پراونشل سب ڈویژن نمبر1 گجرات مہر عظمت حیات کی اطلاع کے مطابق فوری کارروائی کرتے ہوئے بمطابق لیٹر زیر دفعہ 431/440ت پ جرم میں نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج رجسٹر کیا۔

(ج) مقامی پولیس نے نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کی انتھک کوشش کی اور مقدمہ ہذا کا انٹیرم چالان اندر میعاد چودہ یوم ADPP کھاریاں کو پیش کیا جس پر ADPP نے اعتراض لگایا کہ بمطابق کہانی استغاثہ آمد لیٹر نمبر GTI/2600 سے جرم 440/431 ت پ نہ بنتا ہے بلکہ جرم 434/427 ت پ بنتا ہے جو کہ ناقابل دست اندازی پولیس ہے جس کی روشنی میں رپٹ نمبر 6 مورخہ 2016-01-19 زیر دفعہ ض ف تحریر کرکے مدعی مقدمہ کو رہبری عدالت کی گئی اور رپورٹ اخراج مورخہ 2016-01-20 کو مرتب کرکے مجاز عدالت بھجوائی جا چکی ہے۔

(د) بمطابق اعتراض ADPP کھاریاں مقدمہ کی اخراج رپورٹ مورخہ 2016-01-20 کو مرتب کرکے مجاز عدالت بھجوائی جا چکی ہے اور ADPP کھاریاں کے اعتراض کی روشنی میں رپٹ نمبر 6 مورخہ 2016-01-19 زیر دفعہ 155 ض ف تحریر کرکے مدعی مقدمہ کو رہبری عدالت کی گئی ہے۔

گجرات: تھانہ صدر کھاریاں میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1202: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم نومبر 2015 تا 23۔نومبر 2015 تھانہ صدر کھاریاں ضلع گجرات میں درج مقدمہ جات کے نمبر اور دفعات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان مقدمہ جات کے کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے گرفتار نہیں ہوئے، مفرور ملزمان کے نام، پتاجات اور مقدمہ نمبر کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا حکومت مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ صدر کھاریاں میں مورخہ 01.11.2015 تا 23.11.2015 کل 52 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 49 مقدمات کے چالان عدالت ہوئے ان 52 مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

کل درج شدہ مقدمات	=	52
ملوث ملزمان	=	60
گرفتار ملزمان	=	55
عدم گرفتار ملزمان	=	03
مفرور ملزمان	=	02

عدم گرفتار اور مفرور ملزمان کے مقدمہ نمبر اور نام وپتاجات درج ذیل ہیں:

1. مقدمہ نمبر 859 مورخہ 08.11.2015 بجرم 365-B ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں وجاہت حسین ولد محمد شکیل 2۔ محمد شکیل ولد محمد اکرم اقوام راجپوت سکنائے محلہ ستار پورہ کھاریاں (POs) ہیں۔
2. مقدمہ نمبر 861 مورخہ 10.11.2015 بجرم 489-F ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں خضر حیات ولد عمر حیات قوم جٹ سکنہ فتوالہ بیروال ضلع منڈی بہاؤالدین کی گرفتاری بقایا ہے۔
3. مقدمہ نمبر 864 مورخہ 11.11.2015 بجرم 406 ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں محمد عباس ولد محمد یوسف قوم بٹ سکنہ برنالہ آزاد کشمیر کی گرفتاری بقایا ہے۔
4. مقدمہ نمبر 865 مورخہ 11.11.2015 بجرم 381-A ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں نامعلوم ملزم ملوث ہے۔

(ج) ان ملزمان کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ان مقدمات میں ملوث ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

سانگلہ ہل اور خانقاہ ڈوگراں میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1252: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سٹی اور تھانہ صدر سانگلہ ہل میں 2015 میں کتنے موٹر سائیکل چوری کے مقدمات کا اندراج ہوا؟

(ب) ان میں سے کتنے موٹر سائیکل برآمد ہوئے کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور ان ملزموں کو عدالت سے کیا سزائیں ہوئیں؟

(ج) سال 2015 میں تھانہ خانقاہ ڈوگراں میں اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(د) کتنے ملزموں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا اور عدالت نے ان کو کیا سزا دی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2015 کے دوران تھانہ سٹی سانگلہ ہل میں کل گیارہ موٹر سائیکل چوری کے مقدمات درج ہوئے جبکہ تھانہ صدر سانگلہ ہل میں موٹر سائیکل چوری کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ب) کل تین موٹر سائیکل برآمد ہو چکے ہیں جن میں چار ملزمان گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل بھجوائے گئے۔ تین مقدمات میں ملزمان کے خلاف چالان بھجوائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم بری ہو چکا ہے جبکہ دو مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔ بقیہ آٹھ مقدمات میں سر توڑ کوششوں کے باوجود ملزمان کا سراغ نہ لگایا جا سکا۔ جن میں رپورٹ عدم پتا زیر دفعہ 173 ض ف مرتب کر کے عدالت میں بھجوائی جا چکی ہے۔

(ج) سال 2015 میں تھانہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں اغواء برائے تاوان کا صرف ایک مقدمہ نمبر 397/15 مورخہ 30-11-2015 جرم 365/A ت پ مسمی شہباز خان ولد غوث محمد قوم بھٹی سکنہ اسواں بھٹیاں کی مدعیت میں اس کے بیٹے فیصل خان بعمر 10 سال کے اغواء کے برخلاف نوید عرف نیدو ولد عاطف قوم آرائیں سکنہ نور پور علاقہ شرقپور مع تین کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا جس میں ملزمان نے مبلغ 20 لاکھ روپے تاوان طلب کیا تھا۔ دوران تفتیش مورخہ 10-12-2015 کو مدعی مقدمہ ہمراہ اپنے بیٹے فیصل خان (مغوی) کے از خود آ کر شامل تفتیش ہوا اور اپنا بیان زیر دفعہ 161 ض ف قلمبند کرایا کہ اس نے اپنے ذاتی تعلقات کی بناء پر بغیر تاوان ادا کئے مغوی حاصل کیا اور مزید واضع کیا کہ صرف ایک ہی ملزم نوید عرف نیدو ہی ملوث تھا اس کے ساتھ اور کوئی ملزم نہ تھا۔

(د) نامزد ملزم مقدمہ نمبر 397/15 ایک دیگر مقدمہ 1017/15 مورخہ 10-12-2015 بجرم 392/411/302 ت پ (2).A20/65PAO13 تھانہ بی ڈویژن شیخوپورہ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ مقدمہ ہذا کا چالان بذریعہ روڈ نمبری 28/21 مورخہ 12-01-2016 کو مرتب کر کے بغرض سماعت عدالت مجاز بھجوایا جا چکا ہے۔

گوجرانوالہ: پولیس تحویل میں ہلاکتوں اور درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1335: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک گوجرانوالہ پولیس کی تحویل میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) یکم جنوری 2015 سے آج تک تھانہ گرجھاکھ، تھانہ باغبانپورہ اور تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں منشیات فروشی، منشیات نوشی، جواء، اور بک چلانے کے کتنے مقدمات کن ملزمان کے خلاف درج کئے گئے اور ان میں سے کتنے مقدمات خارج کر دیئے گئے؟

(ج) مذکورہ مقدمات میں کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان بری ہوئے یا بے گناہ قرار دیئے گئے تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک پولیس تحویل میں ایک شخص ہلاک ہوا جس کا مقدمہ نمبر 32 مورخہ 16-01-15 بجرم 302 ت پ تھانہ کینٹ برخلاف ملازمان درج رجسٹر ہوا۔

(ب) یکم جنوری 2015 سے آج تک تھانہ گرجاکھ، تھانہ باغبانپورہ، تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں منشیات فروشی، منشیات نوشی، جواء اور بک چلانے کے درج ذیل مقدمات درج ہوئے۔

تھانہ ماڈل ٹاؤن

مقدمات منشیات نوشی و فروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات
164	168	0	08	40	0	0	0	0

تھانہ گرجاکھ

مقدمات منشیات نوشی و فروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات
325	325	0	17	130	0	0	0	0

تھانہ باغبانپورہ

مقدمات منشیات نوشی و فروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات
214	215	0	16	187	0	0	0	0

(ج) مذکورہ مقدمات میں ملزمان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تھانہ ماڈل ٹاؤن

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا
168	16	97	40	12	28	0	0	0

تھانہ گرجاکھ

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا
325	02	45	130	0	110	0	0	0

تھانہ باغبانپورہ

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا
215	05	56	187	06	41	0	0	0

گوجرانوالہ: تھانہ جات میں کار اور موٹر سائیکل چوری اور چھیننے سے متعلقہ درج مقدمات کی تفصیلات

1336: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں کار اور موٹر سائیکل چوری کرنے یا چھیننے کی کتنی وارداتیں درج ہوئیں تھانہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں؟

(ج) آج تک کتنی کاریں، موٹر سائیکلیں برآمد ہو چکی ہیں اور ان میں سے کتنی اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں ہیں اور کتنی تھانہ جات میں کھڑی ہیں یا مختلف لوگوں کو سپرداری پر دے دی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں موٹر سائیکل چوری یا چھیننے کی 1506 اور کار چوری یا چھیننے کی 149 وارداتیں درج ہوئیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کار اور موٹر سائیکل چوری کرنے یا چھیننے کی وارداتوں میں 1402ملزمان گرفتار ہوئے اور 745مفرور ہیں۔

(ج) آج تک گرفتار ملزمان سے 84کاریں اور 1098 موٹر سائیکل برآمد ہو چکی ہیں جو اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں ہیں۔کوئی برآمد شدہ موٹر سائیکل تھانہ میں موجود ہے اور نہ ہی کسی کو سپرد داری پر دی گئی ہے۔

چنیوٹ:اشتہاری ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

1340:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں اشتہاری ملزمان کے نام اور پتا نیز وہ کون کون سی دفعات کے تحت مطلوب ہیں؟

(ب) یکم فروری 2009 سے آج تک کتنے اشتہاری گرفتار ہوئے ہیں اور ان سے کتنا مال مسروقہ واپس کرایا گیا ہے برآمد شدہ مال کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع چنیوٹ کے اشتہاری مجرمان کے کوائف اور متعلقہ مقدمات کی تفصیل "Annex A" ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) یکم فروری 2009 سے آج تک کل 12290 اشتہاری مجرمان گرفتار ہوئے اور ان سے برآمد شدہ مال کی تفصیل "Annex B" ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

تحصیل تونسہ شریف کے تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1361:خواجہ محمد نظام المحمود:کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تونسہ شریف ڈیرہ غازی خان میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ہر تھانہ میں تعینات نفری بتائی جائے؟

(ج) یکم جنوری 2015 سے اب تک ان میں کتنے مقدمات کس نوعیت کے درج ہوئے؟

(د) تمام تھانوں میں تعینات ایس ایچ او کے نام بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل تونسہ میں کل تھانہ جات چار اور کل چوکیاں / پکٹس ہائے بارہ ہیں۔

(ب) چارٹ نفری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز (ج) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

	تھانہ کا نام	ایس ایچ اوز کا نام
1۔	ریتڑہ	محمد ایوب SI/A-SHO
2۔	وہوا	سیف اللہ SI/A-SHO
3۔	تونسہ صدر	واجد حسین SI/A-SHO
4۔	تونسہ سٹی	عبدالغفار SI/A-SHO

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے وزیر اعظم کو کلین چٹ نہیں دی اور ایک JIT بنا دی ہے۔ ہم نے اپوزیشن کی طرف سے ایک قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ ہمیں وہ قرارداد take up کرنے کی اجازت دے دیں کہ میاں محمد نواز شریف کو بطور وزیر اعظم اپنی duties perform نہیں کرنی چاہئیں۔ جب تک وہ step-down نہیں کرتے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Order please. Order in the House تمام معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک انوسٹی گیشن مکمل نہیں ہو جاتی اُس وقت تک وزیر اعظم resign کر دیں۔ آپ ہمیں اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے جمع ہو گئے،
کورس کی صورت میں "گو نواز گو" کی نعرے بازی کرتے رہے
اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکتے رہے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جواباً
"گو عمران گو، رو عمران رو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. میاں محمود الرشید قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کو پڑھ لیں۔ آپ قرار داد کے بارے میں قاعدہ 115 کو مہربانی کرکے پڑھ لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

Order please. Order in the House. آپ سب معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آپ ایسا نہ کریں اور ایوان کے تقدس کا خیال کریں۔ آپ مہربانی کرکے ایسا نہ کریں۔ اچھا نہیں لگے گا۔ دیکھیں! آپ معزز ممبران ہیں اس لئے ایوان کے تقدس کا خیال کیجئے۔

اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ میاں صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں اور تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز!

میاں صاحب! بات سنیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے آپ کیا کر رہے ہیں؟

میاں محمود الرشید صاحب! ایسے نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! آپ اس ایوان کے معزز ممبران ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہاں جو بھی ریمارکس دیئے جا رہے ہیں انہیں کارروائی کا حصہ بنایا جائے اور نہ ہی میڈیا میں رپورٹ کیا جائے۔ آپ سب کی مہربانی۔ آپ سب اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ کارروائی شروع کی جائے۔ (قطع کلامیاں)

Order please. Order please. Order in the House.

آپ مہربانی کریں اور اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ میاں صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! میں آپ سے بار بار گزارش کر رہا ہوں کہ اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1309 شیخ اعجاز احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1320 میاں محمود الرشید کا ہے۔ آپ اسے پڑھیں۔

لاہور: بیدیاں روڈ مانانوالہ چوک مردم شماری کی وین پر خودکش حملہ سے متعلقہ تفصیلات

1320: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "نیوز چینلز" مورخہ 5-اپریل 2017 کی خبر کے مطابق لاہور بیدیاں روڈ مانانوالہ چوک کے قریب مردم شماری کی وین پر خودکش حملہ میں چار فوجیوں سمیت دو شہریوں کو شہید جبکہ پندرہ افراد کو زخمی کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حساس اداروں کی طرف سے لاہور میں خودکش دھماکے کی پیشگی اطلاع دی گئی تھی؟

(ج) کیا پولیس اور سکیورٹی اداروں نے کسی ملزم کو گرفتار کیا ہے اور اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ مورخہ 5-اپریل 2017 بروز بدھ کو مانانوالہ سٹاپ بیدیاں روڈ لاہور پر جب مردم شماری کی ٹیم جو اپنی ڈیوٹی کے لئے چوک میں موجود تھی کہ بوقت 8:00 بجے صبح ایک خودکش بمبار آیا اور مردم شماری سٹاف کے پاس آکر خود کو blast کر لیا جس سے موقع پر ہی مردم شماری کے عملہ کے چھ افراد جاں بحق ہوئے اور بائیس افراد زخمی ہوئے۔ جاں بحق افراد میں پانچ کس آرمی کے جوان ساجد علی، عبداللہ، محمد ارشاد، شبیر اویس، محمد ریاض اور محمد بوٹا سویلین شامل تھے۔ زخمیوں کو فوری طور پر 1122 کی گاڑیوں میں قریبی ہسپتالوں میں برائے طبی امداد پہنچایا گیا۔ زخمیوں میں مزید ایک فوجی اہلکار ممتاز حسین مورخہ 20-اپریل 2017 کو جاں بحق ہوا۔

جز (ب) کے حوالے سے عرض ہے کہ لاہور میں مردم شماری کی ٹیم پر خودکش حملے کی کوئی پیشگی اطلاع نہ تھی۔

جز (ج) کے حوالے سے عرض ہے کہ موقع کی اطلاع پا کر CTD اور دیگر ایجنسیاں موقع پر پہنچیں۔ ریسکیو 1122 نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ CTD نے crime scene کو cordon off کیا، اس میں جو بھی advance تفتیش کا طریق کار ہے جس میں geo tagging ہے اور موقع سے جو بھی available evidences ہوئی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس میں پیشرفت ہے اور امید ہے کہ بہت جلد ان دہشت گردوں کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس واقعہ کے بعد جواب مردم شماری کے لئے سٹاف جا رہا ہے کیا اس کی حفاظت کے لئے پنجاب پولیس یا سکیورٹی کے دیگر اداروں کی طرف سے کوئی خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مردم شماری کی ٹیم میں ایک رکن سول اور ایک رکن Armed Forces سے ہوتا ہے اس لئے ان ٹیموں کی سکیورٹی کے لئے نہ صرف عسکری فورس بلکہ رینجرز، پولیس اور دیگر Law Enforcement Agencies کو بھی شامل کیا گیا

ہے۔ یہ ٹیمیں جس علاقے میں کام کرتی ہیں اس علاقے کی نوعیت اور اس کی صورتحال کے مطابق خاطر خواہ security arrangements کئے جاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی تھی اور آپ نے کہا کہ نوٹس دیں اس کے سات دن بعد پیش کریں تو میں نے آپ سے request کی تھی کہ اس قرارداد کو آپ out of turn پیش کرنے دیں۔ پرائم منسٹر کے اپنے عہدے پر براجمان رہتے ہوئے کیسے جے آئی ٹی تفتیش کر سکتی ہے؟ انصاف کا تقاضا یہ ہے اور پوری قوم یہ کہہ رہی ہے لہٰذا ان کو morally resign کر دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ قرارداد ابھی میرے پاس دفتر میں آئی ہے۔ میں آپ کو رولز آف پروسیجر کا Rule No. 115 پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ کوئی غیر سرکاری رُکن جو کہ قرارداد پیش کرنے کا خواہش مند ہو وہ چودہ دن کا نوٹس دے گا اور نوٹس کے ہمراہ اس قرارداد کی ایک نقل منسلک کرے گا جو کہ قرارداد وہ پیش کرنا چاہتا ہو۔ یہ آپ قاعدہ قانون دیکھ لیں۔ آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ محسن میری بات سنیں کہ رولز کی suspension یا چودہ دن کے نوٹس کے بعد آپ قرارداد پیش کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ قرارداد آج سے تین دن پہلے کی جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے ابھی اس قرارداد کے بارے میں پتا چلا ہے کہ وہ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں آئی ہے وہ قرارداد ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ نے کوئی قرارداد دی ہے کیونکہ میں یہ ٹی وی پر دیکھ رہا تھا تو میں نے آپ کو رُول پڑھ کے سنایا ہے لہٰذا میں نے یہ رُول خود نہیں بنایا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایوان کے custodian ہیں لہٰذا آپ رُولز کو suspend کر سکتے ہیں۔ آپ کے فیصلے کو کوئی چیلنج نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! suspension کا بھی کوئی قاعدہ قانون ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے آپ تاریخ میں امر ہو جائیں گے۔ سپریم کورٹ کے senior most judges نے فیصلہ دیا ہے اور باقی تین ججوں نے

بھی ان کو کلین چٹ نہیں دی ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا سیاہ دور ہے کہ بیک وقت وہ ہمارا وزیر اعظم اور ایک ملزم ہوگا تو وہ اور اس کے بچے جے آئی ٹی کے سامنے پیش ہوں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ یہاں کا معاملہ نہیں ہے یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اسے آپ تسلیم کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے انتہائی شرم کا مقام ہے۔ ہمیں اپنی آواز کو بلند کرنا ہے۔ پنجاب کی اور پورے ملک کی عوام کے جذبات بھی یہی ہیں کہ میاں نواز شریف resign کر دیں۔ اگر جے آئی ٹی انہیں clear کر دیتی ہے اور سپریم کورٹ انہیں کلین چٹ دے دیتی ہے تو ہم اس خوشی میں مٹھائیاں بانٹیں گے جبکہ ابھی تک سپریم کورٹ نے ان کو کلین چٹ نہیں دی ہے اس لئے ان کو وزیر اعظم نہیں رہنا چاہئے ان کو resign کر دینا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کے لئے تاریخ میں امر ہونے کا بہترین موقع ہے۔ آپ یہ قرارداد لائیں اور تاریخ میں امر ہو جائیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کی بہت مہربانی میں رُولز کے مطابق چلوں گا اور رُولز کے علاوہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ جب اس قرارداد کا وقت آئے گا پھر اس کو ضرور دیکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" "مک گیا تیرا شو نواز گو نواز گو نواز" کی مسلسل نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 262/17 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چنیوٹ: فیصل آباد روڈ دو رویہ نہ کرنے کی وجہ سے حادثات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

مورخہ 18-مارچ 2017 کو دوپہر دو تین بجے کے درمیان چنیوٹ سے فیصل آباد جانے والی ویگن کو عبداللہ فیبر کس کے مقام پر حادثہ پیش آیا جس میں موقع پر مرد و خواتین سمیت پانچ افراد جاں بحق اور بقیہ 17 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر بدقسمت ویگن کو اُس وقت حادثہ پیش آیا جب سامنے سے آنے والی کار عبداللہ فیبر کس کے مقام پر پہنچی تو ویگن سے ٹکرا گئی جس سے ویگن کا سلنڈر پھٹ گیا جس سے ویگن کو فوراً آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ویگن میں سوار مسافروں کی چیخ و پکار اور آہ و بکا سن کر دِل دہل گئے۔ یہ دِل خراش منظر ایک آنکھ دیکھنے سے قاصر ہے۔ آئے روز حادثات کی وجہ سے چنیوٹ کی عوام نے حکومت سے متعدد بار مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ روڈ کو double کر دیا جائے مگر حکامِ بالا ٹس سے مس نہ ہوئے۔ حکومت کے اس روّیے سے چنیوٹ کی عوام میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد شعیب صدیقی! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو مرحومین ہیں اُن کے زر معاوضے کا بھی کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اب اس کے جواب کا انتظار ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے پلے کارڈ دکھائے)

جناب سپیکر: ان پلے کارڈز کو پھاڑیں، یہ بات اچھی نہیں ہے۔ I shall not allow this اگلی تحریک التوائے کار نمبر 263/17 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔ جی، صدیقی صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اس تحریک کو پڑھنے سے پہلے میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ ابھی اپوزیشن لیڈر میاں محمود الرشید نے قرارداد پیش کی تھی لیکن آپ نے انہیں out of turn پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میری بات سنیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ out of turn لانا چاہتے ہیں تو تحریک move کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ رولز کے مطابق لے کر آئیں، اگر ایوان اسے پاس کرے گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔ آپ نے اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ہم اسمبلی کے floor پر یہ oath اٹھاتے ہیں کہ وزیر اعظم صادق اور امین نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: آپ میاں محمود الرشید کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہے اس لئے ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 288/17 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

لاہور میں سکیورٹی کے نام پر غیر ضروری یوٹرن کے باعث ٹریفک جام

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخباری خبر کے مطابق لاہور میں سکیورٹی کے نام پر غیر ضروری یوٹرن بنانے اور شہر کے داخلی اور خارجی راستوں کو توجہ نہ دینے کے باعث شہریوں کے لئے ٹریفک جام کا عذاب شدت اختیار کرنے لگا ہے۔ سب سے زیادہ رش والا علاقہ داتا دربار کا گردونواح ہے۔ داتا دربار کے عقب میں بلال گنج کے علاقہ سے داتا دربار کی جانب آنے والے راستے بند کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہر وقت ٹریفک جام رہتا ہے۔ داتا دربار کے سامنے ویگنوں کے اڈے کے باعث اور کربلا گامے شاہ دربار کے سامنے یوٹرن بند کرنے سے شہری اذیت میں مبتلا ہیں۔ گامے شاہ دربار کے یوٹرن بند کرنے سے لوئر مال کی جانب سے آنے والی ٹریفک کو واپسی کے لئے داتا دربار کے سامنے واقع پارکنگ سٹینڈ کے سامنے گھوم کر آنا پڑتا ہے جو راستہ انتہائی تنگ ہے اور ٹریفک بلاک رہنا معمول بن گیا ہے۔ اس یوٹرن کو بحال کرنا ہر شہری کے مفاد میں ہے۔ یوٹرن کے باعث موٹر سائیکل سوار اور کاروں نے قریبی گلیوں سے گزرنا شروع کر دیا ہے جس پر وہاں کے رہائشیوں نے گلی میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں جس سے رہائشیوں اور مسافروں میں

روزانہ جھگڑا ہوتا ہے۔ کچھ منچلوں نے یوٹرن کے قریبی فٹ پاتھ کو توڑ کر از خود راستہ بنا لیا ہے۔ دوسری جانب سگیاں پُل اور راوی پُل پر بھی کئی مہینوں سے روزانہ کئی کئی گھنٹوں تک ٹریفک بند رہتی ہے۔ راوی پُل پر میٹرو بسیں گجومتہ سے یہاں تک آسانی سے آجاتی ہیں لیکن یہاں پہنچ کر ساری کسر نکل جاتی ہے۔ شاہدرہ موڑ پر تو حد ہی ہو گئی ہے۔ شاہدرہ موڑ پر اور ہیڈ برج یا انڈر پاس کی ضرورت فیروزپور روڈ سے بھی زیادہ ہے اور یہی حال مال روڈ اور جیل روڈ کا ہے۔ آئے دن کے دھرنوں اور احتجاجوں کی وجہ سے مال روڈ کی ٹریفک کو ملحقہ سڑکوں پر divert کرنے سے رش بڑھ جاتا ہے اور سڑکیں و گلیاں تنگ ہونے کی وجہ سے ٹریفک کئی کئی گھنٹے جام رہتی ہے۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ کوئی ٹریفک وارڈن بھی موجود نہیں ہوتا، اگر ہو بھی تو ایک طرف کھڑے خوش گپیوں میں مصروف ہوتے ہیں اور شہری اپنی مدد آپ کے تحت ٹریفک کنٹرول کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ آج اگر یہ کہا جائے کہ لاہور شہر کا سب سے بڑا مسئلہ ٹریفک کا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ مسلسل ٹریفک کی بندش سے شہریوں میں چڑچڑاپن، غصہ اور ڈپریشن پیدا ہو رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

(جو پیش ہوا)

آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up Government business. Minister for Law may lay the Punjab Women Protection Authority Ordinance, 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill

introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Maal with the direction to submit its report within two months.

جی، اب وزیر قانون رانا ثناء اللہ وزیر اعظم پاکستان کی مدبرانہ قیادت پر اعتماد کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں محرک سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کے اظہار کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کے اظہار کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کے اظہار کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو ملک کو امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ایوان مسرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور عوامی مسائل کے دیرپا حل کے لئے وزیراعظم کی قیادت ہی امید و یقین کی روشن مشعل ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے ملک کو توانائی کے بحران سے نکالنے، امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سی پیک کا تاریخی منصوبہ ان کے نام کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو ملک کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایوان ایسے عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ملک کو انتشار، بے یقینی اور انارکی میں دھکیلنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ایوان محسوس کرتا ہے کہ اب تمام سیاسی قوتوں کو اپنی پوری توجہ 2018 کے انتخابات پر مرکوز کر دینی چاہئے تاکہ وزیراعظم محمد نواز شریف کی حکومت پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توانائیاں تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر دے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ایوان مسرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور عوامی مسائل کے دیرپا حل کے لئے وزیراعظم کی قیادت ہی امید و یقین کی روشن مشعل ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے ملک کو توانائی کے بحران سے نکالنے، امن وامان

سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سی پیک کا تاریخی منصوبہ ان کے نام کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو ملک کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایوان ایسے عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ملک کو انتشار، بے یقینی اور انارکی میں دھکیلنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ایوان محسوس کرتا ہے کہ اب تمام سیاسی قوتوں کو اپنی پوری توجہ 2018 کے انتخابات پر مرکوز کر دینی چاہئے تاکہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی حکومت پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توانائیاں تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر دے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ایوان مسرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور عوامی مسائل کے دیرپا حل کے لئے وزیر اعظم کی قیادت ہی امید و یقین کی روشن مشعل ہے۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ملک کو توانائی کے بحران سے نکالنے، امن و امان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سی پیک کا تاریخی منصوبہ ان کے نام کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو ملک کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایوان ایسے عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ملک کو انتشار، بے یقینی اور انارکی میں دھکیلنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ایوان محسوس کرتا ہے کہ اب تمام سیاسی قوتوں کو اپنی پوری توجہ 2018 کے انتخابات پر مرکوز کر دینی چاہئے تاکہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی حکومت پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توانائیاں تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر دے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر ایوان میں "اک واری فیر، شیر، وزیر اعظم نواز شریف" کی نعرے بازی)

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 205/17 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

سرگودھا کے متعدد ٹاؤن اور چکوک کے رہائشی سیوریج کے پانی سے مختلف بیماریوں میں مبتلا

چودھری فیصل فاروق چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پی پی۔35 ضلع سرگودھا کے چک نمبر 50 شمالی کی خضر آباد، مریم ٹاؤن، داؤد نگر اور چک نمبر 71 شمالی کی سبزوالا ٹاؤن، فاطمہ جناح کالونی میں سرگودھا شہر اور ان چکوک کا سیوریج کا گندا پانی لوگوں کے گھروں میں کھڑا ہوا ہے جس سے ان آبادیوں میں مختلف بیماریاں جنم لے رہی ہے اور بچے و بڑے موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

چودھری فیصل فاروق چیمہ: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو نہ صرف میرے حلقے کے لئے بلکہ پورے پنجاب کے rural area کے لئے اس وقت ایک انتہائی خطرناک مسئلہ بن چکا ہے۔ ہمارے rural areas اور ہمارے چکوک میں نکاسی آب کا پرانا سسٹم اب تقریباً ختم ہو چکا ہے اور پنجاب حکومت کی طرف سے مختلف ادوار میں یا اس دور میں grants لگائی گئی ہیں، نکاسی کے نالے بنائے گئے ہیں یا تالاب بنائے گئے ہیں، صفائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور بند ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے rural areas کے تقریباً تقریباً تمام چکوک اس مسئلے کا شکار ہیں۔ چونکہ بجٹ آنے والا ہے لہٰذا میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر ویسٹ مینجمنٹ کمپنیاں بنائی جائیں اور اس بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھے جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ صفائی کا عملہ اور صفائی والی گاڑیاں بھی یونین کونسل کی سطح پر دی جائیں تاکہ شہروں کی طرح اور میونسپل کارپوریشن کی طرح ہماری rural کونسلوں میں بھی صفائی کا proper انتظام کیا جا سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے اسے بجٹ میں شامل فرمائیں گے اور ہماری rural یونین کونسلوں کے لئے خصوصی فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس نوٹس کا جواب منگوا لیتا ہوں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: کب تک جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کل تک اس زیرو آور نوٹس کو pending کر دیں میں انشاءاللہ جواب منگوا لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس زیرو آور نوٹس کا جواب کل تک منگوا لیں اس لئے اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اور اب اجلاس بروز منگل مورخہ 25-اپریل 2017 کی صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔